www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ چہاردہ صدسالہ یادگار شہادت امیر المومنینؑ (۴۰ھ - ۱۴۴۰ھ)، اشاعت نو

نفسِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد (۱۴)

صفاتِ شیعیان امیر المومنینؑ

مؤلف

علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

مترجم قرآن علامہ سید رضی جعفری نقوی مدظلہ

ابن علامہ سید علی حیدر نقوی اعلی اللہ مقامہ

ناشرین

ولایت پبلیکیشنز
نئی دہلی (انڈیا)
E-mail:welayatpublications@gmail.com
www.welayat.in
Contact: 09958225575

ادارۂ اصلاح
مسجد دیوان ناصر علی، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳
E-mail: islah_lucknow@yahoo.co.in
www.islah.in
Ph. : 0091 522 4077872

www.kitabmart.in

مشخصات

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

کتاب کا نام	:	نفس رسولؐ جلد (۱۴) صفاتِ شیعیان امیر المومنینؑ
مؤلف	:	علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ
مترجم	:	علامہ سید رضی جعفری نقوی مدظلہ
کمپوزنگ	:	----------
طبع	:	عنبر پریس، لکھنؤ
تاریخ طبع	:	شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ، اپریل ۲۰۱۹ء
صفحات	:	۲۵۸
قیمت	:	180 روپئے
ناشر	:	ادارۂ اصلاح، لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۰۳ (انڈیا)

ISBN-13 : 978-93-87479-
ISBN-10 : 93-87479-

www.kitabmart.in

فہرست کتب

عنوانات	صفحات
عرض ناشر	۶

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

بسمہ تعالیٰ

عرض ناشر

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علیٰ اھلھا

ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سابق سربراہ علامہ سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نے سیرت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام پر ''المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ'' نامی کتاب لکھی تھی جس کے متعدد ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے دیباچہ کی ابتدا میں انہوں نے عمومی الفاظ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ:

''یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ بہت سی تاریخ ساز، عہد آفریں، اور نادرۂ روزگار شخصیات ایسی بھی ہیں جن کی مکمل سیرت (جو ان کی روشن ترین خصوصیات پر حاوی اور ان کے مرکزی اور اہم کمالات و محاسن پر روشنی ڈالتی ہو) عرصۂ دراز تک مرتب نہیں ہوئی اور یہ بات ان کے ماننے والوں اور عقیدت مندوں پر ایک اخلاقی دینی و علمی قرض کی نوعیت رکھتی ہے۔ جس کی ادائیگی بعض اوقات انہوں نے بھی نہیں کی جو ان کی تعظیم میں غلو اور مبالغہ سے کام لیتے اور ان سے محبت و وابستگی کو سرمایہ ایمان و آگہی سمجھتے ہیں۔ (سخن ہائے گفتنی)

آخری سطور میں اشارہ کس گروہ کی طرف ہے ان کے علم میں بہتر رہا ہوگا اسی تحریر میں آگے انہوں نے اپنے برادر بزرگ مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی کے ایک حکم کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے ایک روز بڑے دادا کے ساتھ گلوگیر لہجہ میں کہا علی تم کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت پر کتاب لکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ تم یہ کام کرسکو'' (سخنہائے گفتنی)

اس حکم پر عمل کرنے کی نوبت جب تین دہائیوں کے بعد آئی تو اس سلسلہ میں مزید اقدام سے پہلے ان کا یہ تجزیہ تھا:

''مجھے اسلامیات کے کتابی ذخیروں میں اک شدید کمی کا احساس پیدا ہوا اور یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی مکمل سوانح حیات (جو بقدر امکان) ان کے اہم اور مرکزی خصائص و کمالات پر روشنی ڈالتی ہو موجود نہیں ہے'' (سخنہائے گفتنی)

المرتضٰی کی پہلی ہی اشاعت کے بعد منقولہ جملے جب میری نظر سے گزرے تھے تو مجھے مشہور اہل علم کی غفلت پر سخت تعجب ہوا تھا۔ اس لئے کہ خود ادارۂ اصلاح سے دس ضخیم جلدوں میں ''نفس رسولؐ'' کے نام سے سیرت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

www.kitabmart.in

شائع ہو چکی تھی جو ایک کارنامہ ہے لیکن چونکہ یہ شیعی حلقہ کا کام ہے لہٰذا اسے نظر انداز کیا گیا۔ ادعا کے باوجود المرتضیٰ 20x26 8 سائز پر 500 صفحات تک بھی نہیں پہنچ سکی جبکہ ''نفس رسولؐ'' ہزاروں صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود نامکمل رہی اور جو منصوبہ تھا اس کی حد آخر کو حاصل نہیں کر سکی ہے جو اس حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اعلان ہے کہ:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لو ان الرياض اقلام ، البحر مداد والجن حسّابٌ والانس كتّاب ما احصوا فضائل علی ابن ابی طالب علیه السلام (بحار الانوار جلد ۴۰ صفحہ ۴۰)

''اگر باغات قلم بن جائیں اور سمندر، روشنائی بن جائیں اور تمام جن شمار کرنے والے بن جائیں اور تمام انسان لکھنے والے بن جائیں پھر بھی فضائل علیؑ کا احصا نہیں کر سکتے''۔

او صاف علی، به گفتگو ممکن نیست
گنجایش بحر در سبو، ممکن نیست
من ذات علی به و اجبی نشناسم
اما دانم که مثل او ممکن نیست

جب مجلہ اصلاح کے مدیر اول اور بانیٔ اصلاح فخر الحکماء علامہ سید علی اظہر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے قابل فخر فرزند حجۃ الاسلام علامہ سید علی حیدر طاب ثراہ نے دس جلدوں پر مشتمل سیرت امیر المومنینؑ ''نفس رسولؐ'' کو قلم بند کرنے کا ارادہ کیا تو دل میں شدید بے چینی تھی۔ اس سلسلہ میں ان کا جو منصوبہ تھا وہ نفس رسولؐ کی پہلی جلد ''اعجاز الولی'' میں موجود ہے۔ اپنے منصوبہ کا اعلان انہوں نے بذریعہ مجلہ اصلاح کرنا شروع کر دیا تھا جیسا کہ اپنے وصیت نامہ میں انہوں نے ذکر بھی کیا ہے کہ:

''میں ماہ مئی ۱۹۵۰ء سے رسالہ اصلاح میں ایک عظیم الشان تاریخی اور تحقیقی کتاب لکھنے اور شائع کرنے کا ڈھنڈھورا پیٹ رہا ہوں اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی سب سے بڑی سب سے زیادہ جامع سوانح عمری گویا حضرت علی علیہ السلام کے حالات کی انسائیکلو پیڈیا ہوگی جو سات آٹھ جلدوں غالباً چار ہزار صفحوں میں پوری اور سات آٹھ سال میں ختم کی جائے گی۔ اس طرح میں نے ابھی سات آٹھ برس اور اس دنیا میں اپنے کو زندہ سمجھنے کا سامان کر لیا ہے کیا بغیر اس سوانح عمری کے مکمل شائع ہوئے جناب ملک الموت کو میرے پاس آجانے میں افسوس نہیں ہوگا لیکن اگر نہ مانے تو میں کیا کر لوں گا۔

''کار دنیا کسے تمام نہ کرد'' اس حالت میں آپ میرے کل خطوط کی تعمیل کرتے رہئے گا۔''

www.kitabmart.in

والسلام احقر علی حیدر عفی عنہ (ایک عزیز کے نام مکتوب اصلاح نومبر دسمبر ۱۹۵۰ء)

''چونکہ ہم کو علمی خدمتیں کرتے بفضل تعالیٰ ۴۵ سال گزر گئے اور اب اس عظیم الشان سوانح مبارکہ نفس رسولؐ دس جلدوں پر مشتمل سوانح امیر المومنینؑ کے مکمل شائع ہو جانے کے لئے بہت بے چین ہیں۔ مگر معلوم نہیں ہماری عمر یا قوت وفا کر سکے یا نہیں۔ اس وجہ سے بندہ زادوں مولوی سید محمد باقر صاحب ادیب فاضل (الہ آباد) فاضل ادب لکھنؤ یونیورسٹی مولوی فاضل (پنجاب یونیورسٹی) اور صدر الافاضل سے جن کی بہت مفید مقبول کتاب ''مذہبی تعلیم'' کے پانچ حصوں کی خدا کے فضل سے ہر طرف دھوم ہوگئی ہے۔ اور مولوی سید آغا جعفر سلمہ متعلم مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ سے وصیت بھی کر رکھی ہے کہ اس سوانح مبارکہ کو صرف خدائے کریم وقدیر کی تائید پر بھروسہ کر کے ہم نے شروع تو کر دیا ہے لیکن جب ہم زندہ نہ رہیں تو ''اگر پدر نتواند پسر تمام کند'' اور ''الولد سرٌ لابیہ'' کے مطابق اس کو ضرور مکمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ دونوں فرزند قادر مطلق پر توکل کر کے اس کے مکمل کرنے میں جناب مولانا علی نقی صاحب قبلہ، جناب مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ لکھنؤ، مولانا سید رضی صاحب زنگی پوری، جناب مولانا سید عدیل اختر صاحب، جناب مولوی سید سبط الحسن صاحب ہنسوی، جناب ڈاکٹر مولوی سید مجتبیٰ حسن صاحب کامون پوری، جناب الحاج پرنس سید محمد عباس صاحب صفوی تعلقدار شمس آباد، جناب سید فقیر حسین صاحب بخاری ایم اے پروفیسر علی گڑھ، جناب ڈاکٹر مولوی سید اعجاز حسین صاحب منیجر وقف ہوگلی، جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پانی پتی، جناب آغا سلطان مرزا صاحب جج پنشنر کراچی، جناب ڈاکٹر محمد علی الحاج سالمین صاحب بمبئی، جناب مولانا حافظ کفایت حسین صاحب لاہور، اور جناب مولانا محمد بشیر صاحب ٹیکسلا سے پوری مدد لیتے رہیں۔''

(احقر علی حیدر عفی عنہ، ۷ رصفر ۱۳۷۰ھ ہجری مطابق ۱۸ رنومبر ۱۹۵۰ء)

وصیت میں مزید تحریر فرمایا ہے:

''سوانح مبارکہ کے لئے وصیت کا مضمون بھی ہم اصلاح میں شائع کر چکے ہیں۔ چند ناموں کا اضافہ اس میں بھی ضروری ہے جن سے مدد اور مشورہ لیتے رہنا بہت مفید اور اہم ہے۔:

۱) جناب سید امتیاز حسین صاحب ترمذی وکیل پٹنہ۔ ۲) جناب سید حسن عسکری صاحب پروفیسر پٹنہ۔ ۳) جناب مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی لکھنؤ۔ ۴) جناب مولوی سید اختر علی صاحب تلہری۔ ۵) جناب مولوی مرزا احمد علی صاحب امرتسری۔ اور ۶) جناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب جوہر کراچی۔

مذکورہ بالا حضرات نیز ان حضرات سے جن کے اسمائے گرامی دسمبر کے اصلاح میں شائع ہو چکے ہیں التماس ہے کہ

www.kitabmart.in

ہماری عمر ۶۵ سال کی ہو چکی ہے اور علمی خدمات کرتے ہوئے تقریباً ۵۰ سال گزر چکے ہم کو بہت افسوس ہے کہ سوانح مبارکہ کے مرتب کرنے کی توفیق بہت دیر کر کے ہوئی جب آفتاب لب بام پہنچ گیا ہے اس وجہ سے ہم بے چین ہیں کہ سوانح مبارکہ کیونکر اچھی سے اچھی ہوگی۔ آپ کل حضرت اس اہم دینی خدمت میں ہماری علمی اور قلمی مدد کر کے شکر گزار کریں اس طرح کہ کل حضرات سوانح مبارکہ کی دسوں جلدوں کے لئے جن قیمتی مضامین نادر تحقیقات، مفید مباحث اور ضروری افادات کا اندراج پسند کریں۔ ان سب کو جلد از جلد ہمارے پاس ارسال فرمانا شروع کر دیں۔ تاکہ ہم سب کو مرتب کرتے جائیں۔ اور دسوں جلدوں کے مسودات کو آپ حضرات کی اعانت سے اپنی زندگی ہی میں مکمل کر ڈالیں۔ اس کے بعد اگر اجل نے مہلت دی تو انشاء اللہ خود چھپوا کر شائع کریں گے۔ ورنہ خود آپ حضرات دفتر اصلاح سے شائع کراتے رہیں گے۔'' (اصلاح مئی جون ۱۹۵۱ء)

علامہ علی حیدر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے پہلے ۶۔۷ جلدوں میں پھر دس جلدوں میں سوانح عمری امیر المومنینؑ کا ارادہ اس وقت کیا جب عمر ڈھل رہی تھی۔ جب اندازہ ہوا کہ عین حیات میں یہ کام پورا نہیں کر سکوں گا تو یہ کام اپنی اولاد کے سپرد کیا۔ مدیر دوم اصلاح مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقوی طاب ثراہ نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ ۴ جلدیں خود لکھیں مگر اپنے والد مرحوم کے نام سے باقی دیگر مصنفین و مبلغین کی کتابوں کو شامل کر کے دس جلدیں پوری کر دیں۔ والد مرحوم مولانا سید محمد باقر جو راسیؒ ان کے ہم نام بھی تھے اور چالیس سال تک گہرے رفیق رہے تھے ان کی وفات کے بعد اپنے ایک مضمون ''امام عصرؑ کا ایک خادم'' کے عنوان سے مضمون میں تحریر فرمایا ہے:

''ان کے تالیفات و تصنیفات اور مضامین و تراجم کی تعداد تو بہت ہے جن کی فہرست پیش کرنا میرے لئے بھی دشوار ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان سب سے زیادہ نمایاں اور امتیازی حیثیت دس جلدوں میں مکمل ہونے والی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عظیم و ضخیم سوانح عمری کو حاصل ہے یہ بات میرے علم میں ہے کہ مرحوم کے پدر بزرگوار مولانا سید علی حیدر صاحب اعلی اللہ مقامہ نے اس کی صرف ابتدائی دو جلدیں ہی اپنے قلم سے تحریر فرمائی تھیں۔ اس کے بعد یہ اہم کام اپنے ہونہار فرزند کے سپرد کر دیا تھا۔ جسے مرحوم نے ان کے اعتماد اور توقعات کے مطابق پوری مہارت اور کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔

(اصلاح صدی نمبر جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۲۰۷)

۳ سے ۷ جلدوں تک کی محنت مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقوی اعلی اللہ مقامہ کی کاوش ہے۔ ایک لائق فرزند ہونے کی حیثیت سے اور اپنے والد مرحوم کے جذبۂ اخلاص کی قدر دانی میں انہوں نے اس محنت کو بھی اپنے والد علام سے منسوب رکھا لیکن اب جبکہ اس کا انکشاف ہو چکا ہے کہ بعد کی جلدیں ان کا کارنامہ ہیں لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ان جلدوں کو انہیں سے منسوب

www.kitabmart.in

کیا جائے۔ ۷ جلدوں کے بعد دس جلدیں مکمل کرنے کے لئے مقبول ومعروف جن تین کتابوں کا سہارا لیا گیا ان کے ترجمہ کی زحمت بھی مرحوم ہی نے فرمائی تھی۔

چونکہ شہادت امیر المومنین کی چودہ سو سال مکمل ہونے کی یادگار منائی جارہی ہے لہٰذا اس مناسبت سے ترتیب میں معمولی تبدیلی اور دیگر تالیفات وتراجم کو شامل کرکے نفس رسولؐ کی ۱۴ جلدیں پیش ہیں۔ اس کا افسوس ہے کہ مرحوم نے جو خاکہ مرتب فرمایا تھا کام کا تکملہ اس نہج کے عین مطابق تو نہیں ہوسکا لیکن پھر بھی اس نفس رسولؐ کی ۱۴ جلدوں کی اشاعت کے ذریعہ ایک غیر معمولی کام انجام پاگیا ہے۔

اب تمام ۱۴ جلدوں کی ترتیب اس طرح ہے:

جلد (۱): اعجاز الولی (حجۃ الاسلام علامہ علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۲): قرآن ناطق (حجۃ الاسلام علامہ علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۳): ثقل اکبر (مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ زیر رہنمائی علامہ سید علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۴): حضرت امیر المومنینؑ، حصہ اول (مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ زیر رہنمائی علامہ سید علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۵): حضرت امیر المومنینؑ، حصہ ثانیہ (مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ زیر رہنمائی علامہ سید علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۶): حضرت امیر المومنینؑ، حصہ ثالثہ (مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ زیر رہنمائی علامہ سید علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۷): حضرت امیر المومنینؑ، حصہ رابعہ (مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ زیر رہنمائی علامہ سید علی حیدر نقویؒ)۔

جلد (۸): ندائے عدالت انسانی ترجمہ: صوۃ العدالۃ الانسانیہ، جارج جرداق (مترجم مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ)۔

جلد ۹): تہذیب المتین فی سیرت امیر المومنینؑ (مولانا مظہر حسن سہارنپوریؒ)۔

جلد (۱۰): ''ضیاء الغدیر، مصنفہ: ضیاء الواعظین مولانا وصی محمد صاحب قبلہ طاب ثراہ۔ مع اضافۂ خلاصہ الغدیر علامہ امینی اعلی اللہ مقامہ۔

جلد (۱۱): امیر المومنینؑ کے فیصلے، مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ۔

جلد (۱۲): علیؑ وفرزندان علیؑ ترجمہ: علیؑ وبنوہ، ڈاکٹر طٰہٰ حسین (مترجم مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ)۔

جلد (۱۳): اصحاب امیر المومنینؑ، (آیۃ اللہ ناظم زادہ) (مترجم حجۃ الاسلام سلیم علوی)۔

جلد (۱۴): صفات شیعیان امیر المومنینؑ، ترجمہ صفات الشیعہ شیخ صدوقؒ۔ (مترجم حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ)

www.kitabmart.in

نفس رسولؐ کی اس جلد (۱۴) ''صفات شیعیان امیر المومنینؑ'' میں علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے امیر المومنینؑ کے شیعوں کے فضائل وصفات اور انکے فرائض وذمہ داریوں کو احادیث کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

میں نے جب المرتضیٰ کے پہلے ایڈیشن کا مطالعہ کیا تھا اور شروع میں منقولہ جملے نظر سے گزرے تھے تو یہ جذبہ پیدا ہوا تھا کہ کیوں نہ نفس رسولؐ کی تمام جلدیں سامنے آجائیں تا کہ ان لا علم لوگوں کو معلوم ہو سکے جو نہیں جانتے کہ سیرت امیر المومنینؑ پر متعدد ضخیم جلدوں میں ایک قابل قدر کتاب موجود ہے۔لیکن مالی وسائل کی دقت کی وجہ سے اس سلسلے میں اقدام کی ہمت نہیں پڑی۔مگر جب امیر المومنینؑ کی شہادت کے چودہ سو سالہ یادگار کے منصوبے بننا شروع ہوئے تو مجلہ اصلاح کے مدیر اعزازی مولانا محمد حسنین باقری نے یہ عزم کیا کہ اس موقع کے اوپر نفس رسولؐ کی جلدوں کی اشاعت نو ہو جانا چاہئے اور اس سلسلے میں انہوں نے محنت بھی بہت کی۔جس کا ثمرہ آپ کے سامنے ہے۔ناظرین سے التماس ہے کہ اوقات دعا میں ادارۂ اصلاح کو شامل کرنے کو فراموش نہ فرمایا کریں۔

فقط

سید محمد جابر جوراسی

مسئول ادارۂ اصلاح لکھنؤ

۱۳/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ

پنجشنبہ ۲۱ مارچ ۲۰۱۹ء

www.kitabmart.in

گفتارِ مقدم

"شیعہ۔"

کے معنی پیروکار ہیں۔ جیسا کہ اربابِ لغت نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ:

شِیْعَۃُ الرَّجُلِ: آدمی کے پیروکار۔

الشِّیْعَہ ..... : واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث۔ سب کیلئے یکساں ہے۔

(المنجد صفحہ ۵۵۲)

"

اور صاحب فرہنگِ آصفیہ کی عبارت ہے۔

"شِیْعَہ" (بر وزن زِینہ) معاون، مددگار، پیرو

(بحوالہ مہذب اللغات)

"

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ حضرت نوحؑ کے شیعہ تھے۔

ارشادِ قدرت ہے:

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ۔

(اور یقیناً ابراہیمؑ، اُن (نوحؑ) کے پیروکاروں میں سے تھے۔

(سورۂ صافات آیت ۸۳)

جس کے ذیل میں اربابِ تفسیر نے وضاحت کی ہے کہ:

"اس کے قبل کی آیات میں، حضرت نوحؑ کی بھرپور تاریخ کے کئی گوشوں کو بیان کرنے کے بعد...

www.kitabmart.in

یہ بیان کیا جارہا ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوحؑ کے پیروکاروں میں سے تھے۔

کیسی عمدہ تعبیر ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوحؑ کے شیعوں میں سے تھے، حالانکہ اُن دونوں کے زمانوں میں بہت فاصلہ تھا۔

(بعض مفسرین کے قول کے مطابق 2600 سال)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس رشتہ و تعلق کی بنیاد، عقیدہ و نظریہ پر ہو، اس میں زمانہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تفسیر نمونہ جلد ۱۹، صفحہ ۹۳، ۹۴)

❁

البتہ بعد میں یہ لفظ حضرت علی علیہ السلام کے پیروکاروں کیلئے مخصوص ہوکر رہ گیا، جیسا کہ لغت کی مشہور بین کتاب "المنجد" کے مؤلف نے بھی تصریح کی ہے کہ :

شِیْعَۃ — یعنی، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے طرفدار۔

(المنجد صفحہ ۵۲۲)

❁

اور صاحبِ "مصباح اللغات" نے لکھا ہے کہ :

شِیْعَۃُ الرَّجُلِ :— پیرو، مددگار —...

واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث — سب کے لئے مستعمل ہے۔

اس لفظ کا غلبہ استعمال اُن لوگوں کیلئے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔

(مصباح اللغات، صفحہ ۴۵۶)

❁

پاکستان کی ایک اور مشہور لغت کی کتاب "فیروز اللغات" میں اس لفظ کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

www.kitabmart.in

شِیْعَہ :۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ ۔۔جو حضرت علیؑ کو پیغمبرِ اسلام کے بعد خلافت کا حقدار مانتا ہے۔

(۲) :۔ امامیہ مذہب کا پیرو ۔

(فیروز اللغات :۔ صفحہ ۸۵۵)

لکھنؤ سے شائع ہونے والی، لغت کی ایک مفصّل کتاب کی عبارت یہ ہے :

"قولِ فیصل"۔ "شیعہ"۔ اُس کو کہتے ہیں، جو حضرت علی علیہ السلام کو بعدِ رسولؐ خلیفۂ بلافصل جانتا ہو...

اور بارہؑ اماموں کی امامت کا دل سے قائل ہو۔

شیعۂ علیؑ :۔ علیؑ کو بلافصل خلیفۂ رسولؐ ماننے والا۔

(البتّہ) صحیح معنوں میں شیعۂ علیؑ وہ ہے، جو حضرت علی علیہ السلام کی سیرت پر چلے...

(مہذب اللغات جلد، صفحہ ۲۵۲)

یہاں تک تو اہلِ لغت کی تشریحات کا تذکرہ تھا۔

البتّہ قرآن مجید کے سینتیسویں سورہ (الصافات) میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کو خالقِ کائنات نے لفظ "شیعہ" سے یاد کیا ہے، وہاں ایک خاص بات کی طرف بھی، صاحبانِ فکر و دانش کی توجہ مبذول کرانا مناسب نظر آتا ہے۔

اور وہ یہ کہ :

اس سورہ کی آیت نمبر ۸۳ میں حضرت ابراہیمؑ کے شیعہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ اور آیت نمبر ۸۴ میں اُن کے تشیّع کی اساس ان کے قلبِ سلیم کو قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ قدرت ہے :

"وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ۔ اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

www.kitabmart.in

(اور یقیناً، ابراہیمؑ اُن کے شیعہ تھے، جبکہ وہ قلبِ سلیم کے ساتھ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آئے۔)

(سورۂ صافات، آیت ۸۳، ۸۴)

❁

ملحوظ رہے کہ مفسرین نے قلبِ سلیم کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں:...

(۱) :- وہ دل جو شرک سے پاک ہو۔

(۲) :- وہ دل جو گناہوں، کینہ اور نفاق سے پاک ہو۔

(۳) :- وہ دل جو عشقِ دنیا سے خالی ہو (اسمیں دنیا کی کوئی لالچ نہ ہو)

(۴) :- وہ دل، جس میں خدا کے سوا کچھ نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ:

"سلیم" سلامت کے مادہ سے ہے، اور جب مطلق طور سے سلامت کہا جائے تو اس سے مُراد: ہر قسم کی اخلاقی و اعتقادی بیماری سے سلامتی مراد ہوگی۔

❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

اَلْقَلْبُ السَّلِیْمُ الَّذِیْ یَلْقٰی رَبَّہٗ، وَلَیْسَ فِیْہِ اَحَدٌ سِوَاہُ۔

"قلبِ سلیم" ایک ایسا دل ہے، جو خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس میں خدا کے سوا اور کوئی نہ ہو) (تفسیر صافی، بحوالہ کافی)

ایک اور روایت میں آپؑ ہی سے منقول ہے کہ:

صَاحِبُ النِّیَّۃِ الصَّادِقَۃِ، صَاحِبُ الْقَلْبِ السَّلِیْمِ، لِاَنَّ سَلَامَۃَ الْقَلْبِ مِنْ ھَوَاجِسِ الْمَنْظُوْرَاتِ تُخْلِصُ النِّیَّۃَ لِلّٰہِ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔

اور قلبِ سلیم کی اہمیت کے بارے میں یہی کافی ہے کہ:

روزِ قیامت اسے نجات کی سند عطا کی گئی ہے۔

www.kitabmart.in

ارشادِ قدرت ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ، اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ - بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔

(اس دن مال اور فرزندان انسان کو کوئی فائدہ نہ دیں گے۔ البتہ جو قلبِ سلیم کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو) [1]۔

(سورۂ شعراء آیت ۸۸، ۸۹)

❁

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ:

سورۂ مبارکہ "الصافات" میں خداوندِ عالم نے اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہا ہے (جیسا کہ اس کا ذکر گذرا)

اور سورہ مبارکہ "القصص" میں اپنے ایک اور عظیم المرتبت پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار کو شیعہ قرار دیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ حِیْنَ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلَانِ: هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ، فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ، فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ...

اور حضرت موسیٰؑ ایک ایسے وقت شہر میں آئے، جبکہ شہر کے لوگ غفلت کی حالت میں تھے۔ وہاں انہوں نے دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا (جن میں) ایک تو ان کا شیعہ تھا، اور دوسرا ان کا دشمن۔ تو جو ان کے شیعوں میں سے تھا، اس نے ان کے دشمن کے خلاف مدد طلب کی، تو (حضرت) موسیٰؑ نے اس (دشمن) کو ایک گھونسہ مارا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

(سورہ مبارکہ، قصص، آیت ۱۵)

اس آیت میں اس شخص کو جو مذہب و عقیدے میں نبیِ خدا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیروکار تھا۔

---

[1] ۔ استفادہ از تفسیر نمونہ جلد ۱۵، صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹۔ جلد ۱۹، صفحہ ۹۴، ۹۵

www.kitabmart.in

قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کا شیعہ قرار دیا گیا ہے۔
اور پوری آیت پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نکات، بالکل واضح ہو کر اور نکھر کر سامنے آتے ہیں:

(۱):۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی لفظ شیعہ پیروکار کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے

(۲):۔ قرآنِ مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن کو تو خداوندِ عالم نے لفظ دشمن ہی سے یاد کیا ہے لیکن اُن سے محبّت رکھنے والے ان کا عقیدہ رکھنے والے کو شیعہ کہہ کر یاد کیا ہے۔

(۳):۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا ایک دشمن، آپ کے ایک شیعہ سے جنگ کر رہا ہے۔

(۴):۔ جب اس شیعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نگاہ پڑی، تو اُس نے ان کو مدد کے لئے پکارا۔

(۵):۔ حضرت موسیٰؑ اپنے شیعہ کی مدد کیلئے آگے بڑھے، اور اس دشمن کو ایک ایسا گھونسہ مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔

❁

صاحب تفسیر منہج الصادقین لکھتے ہیں:
ابو بصیر کی روایت کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

لِيَهْنِئْكُمُ الْإِسْمُ۔

(یہ نام تم لوگوں کو مبارک ہو)

راوی نے پوچھا کہ: کون سا نام۔؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اَلشِّيْعَه — اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ۔

کیا تم نے خداوندِ عالم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ:

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا، اس نے اُن کے دشمن کے خلاف مدد

www.kitabmart.in

کے لئے پکارا)

(تفسیر کبیر منہج الصادقین جلد ۷ صفحہ ۴۰۹)

کسی شیعہ کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ امامؑ وقت، حجّتِ خدا، جانشینِ رسولؐ ۔ اسے مبارک باد پیش کریں۔

اور مذکورہ بالا روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام شیعوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے توجّہ دلائی کہ :

"شیعیان حیدرِ کرارؑ کو خوش ہونا چاہیئے کہ پروردگارِ عالم نے نبیؐ کے چاہنے والوں کو لفظ "شیعہ" سے یاد فرمایا۔

اور اس طرح یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ :

یہ ایسا پاکیزہ نام ہے جس پر حجّتِ خدا نے تہنیت اور مبارک باد پیش کی ہے۔

مذکورہ بالا روایت ہماری مشہور تفاسیر، جیسے "مجمع البیان" اور "اطیب البیان" وغیرہ میں بھی موجود ہے صاحب اطیب البیان عبدالحسین طیّب نے قرآن مجید کی آیت "ھٰذا من شیعتہ" کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

... یعنی بر مسلک و طریقہ موسیٰ باد۔

(کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسلک و عقیدہ، اور اُن ہی کے راستے پر گامزن تھا۔

(ملاحظہ فرمایئے :

تفسیر اطیب البیان جلد ۱، صفحہ ۲۱۴)

تفسیرِ صافی میں بھی یہ روایت، ایک اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ :

فی المجمع و القمی عن الباقی علیہ السلام

www.kitabmart.in

لِيُهَنِّئَكُمُ الْإِسْمُ۔

قِيْلَ: وَمَا هُوَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): اَلشِّيْعَةُ۔

قِيْلَ: إِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُوْنَنَا بِذٰلِكَ

قَالَ: اَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ۔

وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَإِبْرَاهِيْمَ۔

وَقَوْلَهٗ (تعالیٰ):

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ۔

(مجمع البیان اور تفسیر قمی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے (کہ آپ نے فرمایا):

"تم لوگوں کو "نام" مبارک ہو۔

دریافت کیا گیا کہ: کون سا نام۔؟

فرمایا: "شیعہ"

کسی نے عرض کیا کہ: لوگ تو اس نام کے ذریعہ سے ہمیں عیب لگاتے ہیں (اور گویا ہمارے لئے اسے باعث عار قرار دیتے ہیں)؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

"کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ قرآن مجید میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"بے شک ابراہیمؑ اُن کے شیعہ تھے"

اور حضرت موسیٰؑ کے تذکرہ میں فرمایا کہ:

"جو اُن کا شیعہ تھا اس نے دشمن کے مقابلے میں اُن سے مدد طلب کی"

(تفسیر صافی: استاد فیض کاشانی، جلد ۴، ص ۲۷۲)

www.kitabmart.in

اور عہدِ حاضر کی سب سے مقبول تفسیر "المیزان" میں علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے:

اَلشِّیْعَۃُ ھُمُ الْقَوْمُ الْمُشَایِعُوْنَ۔

(شیعہ وہ لوگ ہیں جو پیروکار ہوں)

(تفسیر المیزان جلد ۱۷، صفحہ: ۱۴۷)

❁

اور شیخ ابوالفتوح رازی نے، سورہ مبارکہ صافات کی آیت نمبر ۸۳ کے ذیل میں لفظ شیعہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

..."از جملہ اتباع و پیروان او در دین"

(دین میں اُن کا اتباع، اور پیروی کرنے والوں میں سے)..

(حوالہ کیلئے ملاحظہ فرمایئے،

تفسیر ابوالفتوح رازی جلد ۹ صفحہ ۳۱۵)

❁

سورہ مبارکہ "القصص"، اور سورہ مبارکہ "الصافات" کی آیات کے ذیل میں عالم اسلام کی جن مشہور تفسیروں کا گذشتہ صفحات میں حوالہ دیا گیا، ان سب سے یہ واضح ہے کہ:

شیعہ، یعنی پیروکار۔

اور لفظِ شیعہ نگاہِ معصومینؑ میں اس قدر معتبر ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، اور حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام کے حوالہ سے جو احادیث نقل کی گئیں، اُن میں شیعوں کو اس نام پر مبارک باد پیش کی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ معصومؑ کی تہنیت اور مبارک باد کے بعد، اس نام کے تقدس میں کون شُبہ کرسکتا ہے۔

❁

اس جگہ اُس روایت کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے جس میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.kitabmart.in

امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

"یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ۔

(اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ ہی فائز المرام ہوں گے)

قیامت میں جب حضور اکرمؐ کا کلمہ پڑھنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے تو حساب کتاب کی منزل میں صرف وہ لوگ کامیاب قرار دیئے جائیں گے جو حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار ہوں گے۔

❁

عالم اسلام کے نہایت بلند مرتبہ عالم دین، جن کی سچائی و راست گفتاری کی وجہ سے اپنے اور غیر، سب ہی انھیں صدوق کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جس کے معنی ہیں: بہت زیادہ سچے۔

موصوف کی ایک عظیم الشان تالیف، انگریزی ترجمے کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے۔ جو تین کتابوں کا مجموعہ ہے:

"المواعظ۔

"صفات الشیعہ۔

"فضائل الشیعہ۔

(یعنی۔۔۔

نصیحتیں، شیعوں کی خصوصیات، شیعوں کی فضیلتیں)

❁

امریکہ کے مشہور شہر "ڈیٹرائٹ" میں جن صاحبانِ ایمان مستقل طور پر آباد ہیں ان میں ڈاکٹر عباس جعفری صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

انتہائی خلیق۔

سرتاپا اخلاص۔

عبادت گذار۔

صاحبِ فکر و نظر۔

www.kitabmart.in

خدمت کے جذبہ سے سرشار۔

اہلِ علم کے قدر داں۔

اور نامِ اہلبیتؑ پر فدا رہنے والی شخصیت ہیں۔

❋

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا کتاب کے ترجمے کی، ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمائش کی۔

پروردگارِ عالم کے فضل وکرم سے یہ ترجمہ مکمل ہوا، اور اب اسے

شیعیانِ اہلبیتؑ

(فضائل، صفات، فرائض)

کے نام سے پیش کیا جارہا ہے، جس میں سب سے پہلے اُن احادیث کا تذکرہ ہے جو حضور اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ نے شیعوں کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اُس کے بعد ان صفات کا تذکرہ ہے جو حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اور آخر میں وہ نصیحتیں ہیں، جو ہمیں ہمارے دینی ومذہبی فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

مومنینِ کرام سے خصوصی التماس ہے کہ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ توحید کی تلاوت کرکے اس کا

ثواب فرخ شبیر، محسن بن شبیر، سید عبدالقادر، آمنہ قادر، میر غلام عابد، زہرہ بیگم، رقیہ بانو حسین علی ساجن لال، فدا حسین میٹھا، فاطمہ بانو، ناصر علی خان، اختر بیگم، حسن ظہیر، شمیم الحسن اُمِ لیلیٰ بی بی، وحید الحسن، ہمایوں علی بیگ، بشیر النسا بیگم، ساجدہ مرزا، سید نور الحسن جعفری

جناب سرفراز حسنی کے مرحوم لواحقین

اور ڈاکٹر عباس جعفری کے مرحوم لواحقین کے لیئے بخش دیجئے اور

دُعا فرمایئے کہ

پروردگار عالم چہاردہ معصومینؑ کے صدقے میں مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انکو جوار آئمہ معصومینؑ میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرمایئے۔

آمین ——— سید رضی جعفر نقوی

www.kitabmart.in

حضرت علیؑ کی منزلت

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَ:

مَابَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ مَنْزِلَتُهُ مِنَ اللّٰهِ كَمَنْزِلَتِي؟ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَافَأَهُ الْجَنَّةَ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ، وَيَأْكُلَ مِنْ طُوبٰى وَيَرٰى مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً قَبِلَ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ وَقِيَامَهُ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاءَهُ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءَ، وَشَفَّعَ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءُ وَمَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ، وَدَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ هَوْلَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ، وَنَوَّرَ قَلْبَهُ وَبَيَّضَ وَجْهَهُ، وَكَانَ مَعَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَثْبَتَ اللّٰهُ فِي قَلْبِهِ الْحِكْمَةَ، وَأَجْرٰى عَلٰى لِسَانِهِ الصَّوَابَ، وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً سُمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَمِيرَ اللّٰهِ۔

www.kitabmart.in

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ، فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً وُضِعَ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ، وَأُلْبِسَ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَأَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ وَلَمْ يُنْشَرْ لَهُ دِيْوَانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ مِيْزَانٌ وَقِيْلَ لَهُ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَقَضَى اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ۔

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَأَنَا كَفِيْلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

قَالَ أَبُوْ رَجَاءٍ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يُفَتِّخُ بِهٰذَا أَوْ يَقُوْلُ هُوَ الْأَمَلُ۔

نافع کی روایت ہے جناب ابنِ عمر سے منقول ہے کہ:

ہم لوگوں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا ـــــ تو حضورِ اکرمؐ نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا:

"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے خدا کے نزدیک جس کی منزلت، میری منزلت کے مانند ہو، اس کے بارے میں باتیں کرتے ہیں؟

یاد رکھو ـــــ جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے خدا راضی ہوا اور جس سے خدا راضی ہوا اُسے صلہ میں جنت عطا کرے گا۔

یاد رکھو ـــــ جو شخص علیؑ سے محبت رکھے وہ دنیا چھوڑنے سے قبل ہی جامِ کوثر پیئے گا، طوبیٰ (سے پھل) کھائے گا اور جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

www.kitabmart.in

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے اس کی نماز اور صیام و قیام مقبول ہیں اس کی دعاء مستجاب ہے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے اس کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے اُسکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے بے حساب داخل ہو جائے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا خداوندِ عالم اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور انبیاء کے مانند اُس کا حساب لے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا اس پر سکراتِ موت آسان ہوں گے اور اُس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوگی۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا خداوند عالم اس کے بدن کی ہر رگ کے مطابق حور عطا کرے گا وہ اپنے اہلِ خاندان میں سے اسّی (۸۰) اشخاص کی سفارش کریگا خدا اُسکے جسم کے ہر بال کے مانند حور دے گا اور جنت میں شہر عطا کرے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا اس کے پاس خداوندِ عالم ملک الموت کو اُس شان سے بھیجے گا جس شان سے وہ انبیاؑ کے پاس آتے تھے۔ خداوندِ عالم اس (دوستدارِ علیؑ سے) منکر نکیر کے خوف کو دور کر دے گا اسکی قبر کو منور اور اس کے چہرے کو روشن کرے گا۔ اور وہ جناب حمزہ کے ساتھ ہوگا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اسکے دل میں حکمت کو راسخ کرے گا اس کی زبان پر صحیح بات کو جاری کرے گا۔ اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت کرے، اُسے آسمانوں اور زمین میں اللہ (کی محبت) کا قیدی کے نام سے یاد کیا جائیگا۔

جو علیؑ سے محبت رکھے، عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ اُسے آواز دے گا:

"اے خدا کے بندے، از سرِ نو عمل کر۔ خدا نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے (قیامت میں) اُس کے سر پر شاہانہ تاج رکھا جائے گا، اور اسے کرامت کا حُلّہ پہنایا جائے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، وہ پُلِ صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا۔

www.kitabmart.in

جو علیؑ سے محبت رکھے گا، فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے، انبیاء اس سے ملاقات کریں گے اور اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔

"

یاد رکھو۔ جو آلِ محمدؐ سے محبت رکھے گا، وہ حساب، میزان، اور صراط کے موقع پر امن وامان میں ہوگا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے گا، میں اس کے جنت (میں جانے) کی ضمانت لیتا ہوں، انبیاءؑ کے ساتھ۔ اور خبردار۔ جو آلِ محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔

ابو رجاء کہتے ہیں کہ:

"حماد بن زید حضورِ اکرمؐ کے اس (فرمان) پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ: یہی تو آرزو ہے۔

محبت آلِ محمدؐ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ أَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ: عِنْدَ الْوَفَاةِ، وَفِي الْقَبْرِ، وَعِنْدَ النُّشُورِ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ الْحِسَابِ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ۔

جناب جابرؓ کی روایت: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ایسے سات مقامات پر نفع پہونچانے والی ہے جن کی ہولناکیاں بہت سخت ہوں گی:

(۱): موت کے وقت۔ (۲)۔ قبر میں۔ (۳)۔ محشر میں۔ (۴)۔ نامۂ اعمال (پیش کئے جانے کے وقت (۵) حساب کتاب کے وقت (۶) میزان کے موقع پر اور (۷) (پُلِ) صراط (سے گذرنے) کے موقع پر۔

www.kitabmart.in

حضورِ اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا،

"جو شخص میرے اہلبیتؑ سے جتنی زیادہ محبت رکھے گا، وہ پُل صراط پر اتنا ہی زیادہ ثابت قدم رہے گا۔

محبتِ علیؑ کا مرکز مومن کا دل ہے

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا ثَبَتَ حُبُّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ عَلَى الصِّرَاطِ، إِلَّا ثَبَتَ لَهُ قَدَمٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ۔

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسولِ خدا صلی علیہ آلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

"جس مومن کے دل میں تمہاری محبت راسخ ہوگی، اگر اس کا ایک پیر پل صراط پر ڈگمگایا بھی تو پروردگارِ عالم تمہاری محبت کی بنا پر اُس مومن کے دوسرے قدم کو پُل صراط پر مضبوطی سے جمائے رہے گا، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شیعوں کیلئے امان ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَحُوسِبَ بِمَا عَمِلَ۔

زید بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص علیؑ سے اُن کی زندگی میں، اور دنیا سے اُن کے گذرنے کے بعد محبت کرے گا، تو خداوندِ عالم اس کے لئے امن و امان لکھ دے گا جب تک

www.kitabmart.in

آفتاب طلوع وغروب ہو رہا ہے ـــــ اور جو شخص اُن سے ان کی زندگی میں، یا اس کے بعد عداوت رکھے گا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اور اُس کے اس طرزِ عمل پر اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

لوگوں سے محبّتِ اہلبیتؑ کا سوال ہوگا

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاء: عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ حُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ۔

قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں ہٹا سکتا، جب تک اُس سے چار باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے:

(۱):۔ اپنی جوانی کو کن باتوں میں گنوایا۔؟

(۲):۔ اپنی زندگی کو کن کاموں میں ختم کیا؟

(۳):۔ مال کن ذرائع سے حاصل کیا، اور کہاں خرچ کیا۔؟

(۴):۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت (دل میں رکھتا تھا یا نہیں) !!؟

فرشتوں سے بڑھ کر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوساً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذْ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لِإِبْلِيسَ، (أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ) فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ الَّذِينَ هُمْ أَعْلَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، كُنَّا فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ نُسَبِّحُ اللهَ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالسُّجُودِ فَسَجَدَتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسَ فَإِنَّهُ أَبَى وَلَمْ يَسْجُدْ. فَقَالَ اللهُ

www.kitabmart.in

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ) عَنٰى مِنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الْمَكْتُوْبَةِ اَسْمَاؤُهُمْ فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ۔

فَنَحْنُ بَابُ اللّٰهِ الَّذِيْ يُؤْتٰى مِنْهُ بِنَا يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ فَمَنْ أَحَبَّنَا أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَأَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ وَمَنْ أَبْغَضَنَا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَأَسْكَنَهُ نَارَهُ وَلَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ طَابَ مَوْلِدُهُ۔

ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا:

"اے خدا کے رسولؐ، قرآن کی وہ آیت جس میں خداوندِ عالم نے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:

"استکبرت ام کنت من العالمین (تو نے تکبّر کیا، یا عالین میں سے ہو گیا)؟ — اے خدا کے رسولؐ، وہ لوگ کون ہیں، جن کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: میں، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ — ہم لوگ عرش کے حجابات میں تھے۔ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے، ہم خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح (سن کر) فرشتوں نے خالق کی تسبیح (شروع کی)

پھر جب خداوندِ عالم نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں سجدہ کریں تو ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

سارے فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیسؑ نے سجدہ نہیں کیا، اس نے انکار کیا اور تکبّر سے کام لیا۔

تو خداوندِ عالم نے اس سے فرمایا کہ:

"تو نے تکبّر کیا ہے، یا تو عالین میں سے ہے۔

(عالین یعنی بلند مرتبہ حضرات)

اس سے وہی پانچ نام مراد ہیں، جو عرش کے حجابات پر لکھے ہوئے تھے۔

"ہم لوگ ہی اللہ کا وہ دروازہ ہیں جن سے وہ انھیں عطا کرتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت چاہنے والوں کو ہدایت ملتی ہے، تو جو ہم سے محبّت کرے، خدا اس سے محبّت کرے گا اور اس کو جنّت میں داخل

www.kitabmart.in

کرے گا۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا، خداوندِ عالم اُسے اپنا دشمن قرار دے گا، اور اسے واصلِ جہنم کرے گا۔
(اور یاد رکھو) ہم سے صرف وہی محبت کرے گا جو پاکیزہ طریقے سے دنیا میں آیا ہوگا۔

ائمہ کرام کے نزدیک شیعوں کا مرتبہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَأَرْوَاحَكُمْ فَأَعِينُونَا عَلَى ذَلِكَ بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ وِلَايَتَنَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْوَرَعِ وَالِاجْتِهَادِ

مَنِ ائْتَمَّ مِنْكُمْ بِقَوْمٍ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِمْ، أَنْتُمْ شِيعَةُ اللهِ، وَأَنْتُمْ أَنْصَارُ اللهِ، وَأَنْتُمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ، وَالسَّابِقُونَ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَحَبَّتِنَا، وَالسَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ۔

ضَمِنْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ بِضَمَانِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَضَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَأَنْتُمُ الطَّيِّبُونَ وَنِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ، كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ، وَكُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ۔

كَمْ مِنْ مَرَّةٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَنْبَرٍ: أَلْبِشْرُوا، وَبَشِّرُوا الْقَدَمَاتِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَى أُمَّتِهِ إِلَّا الشِّيعَةَ

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةً، وَعُرْوَةُ الدِّينِ الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَشَرَفُ الدِّينِ الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ مَجَالِسُ الشِّيعَةِ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِمَامًا، وَإِمَامُ الْأَرْضِ أَرْضٌ تَسْكُنُهَا الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَهْوَةً، وَإِنَّ شَهْوَةَ الدُّنْيَا سُكْنَى شِيعَتِنَا فِيهَا۔

وَاللهِ لَوْلَا مَا فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا اسْتَكْمَلَ أَهْلُ خِلَافِكُمْ طَيِّبَاتِ مَا لَهُمْ وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

www.kitabmart.in

نُور سے تخلیق

اَلدِّهْنِي قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ مَا تَفْسِيرُهُ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟

قُلْتُ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ" فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورِهِ وَصَبَغَهُمْ فِي رَحْمَتِهِ وَاتَّخَذَ مِيثَاقَهُمْ لَنَا فِي الْوِلَايَةِ عَلَى مَعْرِفَتِهِ يَوْمَ عَرَّفَهُمْ نَفْسَهُ فَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ أَبُوهُ النُّورُ وَأُمُّهُ الرَّحْمَةُ إِنَّمَا يَنْظُرُ بِذٰلِكَ النُّورِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

"ایک حدیث میں نے آپ کی زبانِ مبارک سے سنی ہے اس کی تشریح کیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا:- "کون سی حدیث؟

میں نے عرض کیا: "وہ حدیث جس میں فرمایا ہے کہ "المومن ینظر بنور اللہ (مومن اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے)"!

فرمایا کہ:- "خداوندِ عالم نے صاحبانِ ایمان کو (بنیادی طور سے) اپنے نور سے پیدا کیا، اپنی رحمت کا اُن پر رنگ چڑھایا، اور جس دن انھیں اپنی معرفت کرائی، تو اپنی معرفت کے ساتھ اُن سے ہماری ولایت کا عہد و پیمان بھی لیا۔

اس لئے ہر مومن، دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے۔

نُور اُن کے لئے باپ (کے مانند) اور رحمت ماں (کی جگہ) ہے۔ لہٰذا وہ اُسی نُور سے دیکھتا ہے جس سے اُس کی تخلیق ہوئی۔

کثرتِ عبادت

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

www.kitabmart.in

أَنَا الرَّاعِي، رَاعِي الْأَنَامِ، أَفَتَرَى الرَّاعِيَ لَا يَعْرِفُ غَنَمَهُ ؟ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ جُوَيْرِيَةُ وَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ غَنَمُكَ؟ قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوهِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔

ابوبصیر کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

"میری حیثیت، گلہ بانی کرنے والے کی ہے، میں، بنی نوع انسان کی گلہ بانی کرنے والا ہوں۔

کیا تم لوگوں کا خیال ہے کہ گلہ بانی کرنے والا، اُن (جان داروں) کو نہیں پہچانتا، جن کی وہ گلہ بانی کر رہا ہے۔ ؟

یہ سُن کر جویریہ کھڑے ہوئے اور پوچھا :

"اے امیر المومنین — وہ "جاندار" کون ہیں ؟

فرمایا :— " وہ لوگ ہیں جن کے لب ذکرِ خدا سے خشک اور چہرے (کثرتِ عبادت سے) زرد ہیں۔

ائمہؑ کی معرفت

عَنْ دَاوُدِ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى) فَمَا هٰذَا الْهُدَى بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ؟

قَالَ: فَقَالَ: مَعْرِفَةُ الْأَئِمَّةِ — وَاللهِ — إِمَامٍ بَعْدَ إِمَامٍ۔

داؤد بن کثیر رقی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "اے میرے آقا۔ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے :

"وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ، وَآمَنَ، وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى۔

"میں بہت معاف کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک اعمال انجام دیں پھر راہِ ہدایت پر گامزن رہیں)۔ (طٰہٰ:۔ ۸۲)

www.kitabmart.in

توبہ کرنے، ایمان لانے اور عمل صالح بجالانے کے بعد بھی۔ یہ کون سی ہدایت ہے، جس کا اس آیت میں تذکرہ ہے؟

فرمایا: ائمہ طاہرینؑ کی معرفت، ایک امامؑ کے بعد دوسرے امامؑ کو پہچاننا۔

فرشتۂ موت کی شفقت

عَنْ سُدَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَلْ يَكْرَهُ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَبْضِ رُوحِهِ؟

قَالَ: لَا وَاللهِ إِنَّهُ إِذَا أَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ جَزِعَ عِنْدَ ذَالِكَ، فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا وَلِيَّ اللهِ لَا تَجْزَعْ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْحَقِّ لَأَنَا أَبَرُّ بِكَ وَأَشْفَقُ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدِ الرَّحِيمِ لِوَلَدِهِ حِينَ يَحْفُوهُ، إِفْتَحْ عَيْنَيْكَ وَانْظُرْ.

قَالَ: وَيُمَثَّلُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - فَيَقُولُ لَهُ: هُمْ رُفَقَاؤُكَ - قَالَ: فَيَفْتَحُ عَيْنَيْهِ وَيَنْظُرُ فَيُنَادِي رُوحُهُ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الْعَرْشِ: (يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ - ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً - بِالْوَلَايَةِ - مَرْضِيَّةً - بِالثَّوَابِ - فَادْخُلِي فِي عِبَادِي - يَعْنِي مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ - وَادْخُلِي جَنَّتِي). قَالَ: فَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ إِسْلَالِ رُوحِهِ، وَاللُّحُوقِ بِالْمُنَادِي

سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

"اے مولاؑ۔ فرزندِ رسولؐ:

کیا مومن، جاں کنی (قبض روح) کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا:۔ نہیں۔ (البتہ) جب فرشتۂ موت، اس کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اُسے اس وقت گھبراہٹ ہوتی ہے۔

www.kitabmart.in

تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے: اے پیارے (بندۂ) خدا۔ گھبرا نہیں۔ اُس ذات (کردگار) کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیِ برحق بنایا، شفیق باپ جتنا اپنے بیٹے پر مہربان ہوتا ہے، اس سے زیادہ میں تجھ پر مہربان ہوں۔

اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو:

(پھر اُسے حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرین علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے اور ایک پکارنے والا جنت کی طرف اُسے پکارتا ہے .... پھر وہ انتہائی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ (مفہوم ملخص)

عرصۂ محشر میں حاضری

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِأَقْوَامٍ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ تَتَلَأْلَأُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ۔ ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ اَعَادَ الْكَلَامَ ثَلَاثًا۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ هُمُ الشُّهَدَاءُ؟ قَالَ: هُمُ الشُّهَدَاءُ، وَلَيْسُوْا هُمُ الشُّهَدَاءُ الَّذِيْنَ تَظُنُّوْنَ۔ قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ؟ قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ وَلَيْسُوْا هُمُ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِيْنَ تَظُنُّوْنَ قَالَ: — فَمِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ أَوْمِنْ اَهْلِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: هُمْ مِنْ اَهْلِ الْأَرْضِ۔

قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰذَا وَشِيْعَتُهٗ، مَا يُبْغِضُهٗ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سَفَاحِيٌّ، وَلَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا يَهُوْدِيٌّ، وَلَا مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَعِيٌّ، وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا شَقِيٌّ، يَا عُمَرُ! كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّنِيْ وَيُبْغِضُ عَلِيًّا۔

www.kitabmart.in

معاویہ بن عمار کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگوں کو، نور کے منبروں پر لایا جائے گا، اُن کے چہرے، چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگا رہے ہوں گے، جن پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے۔

اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

پھر تین بار ان جملوں کو دہرایا تو (ایک صحابی...) نے دریافت کیا :

(وہ شہداء ہوں گے ؟..... انبیاء ہوں گے ؟..... اوصیاء ہوں گے ؟..... ان لوگوں کا زمین سے تعلق ہوگا، یا آسمان سے) ؟؟

حضورِ اکرمؐ نے فرمایا : اُن کا تعلق زمین ہی سے ہوگا۔

پوچھا :۔ " بتائیے وہ کون لوگ ہوں گے ؟

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ :

" یہ ۔ اور ان کے شیعہ۔"

" قریش میں سے صرف وہ لوگ جو بداصل ہونگے، مدینہ کے یہودی...، عرب کے ولدالحرام اور تمام لوگوں میں سے صرف بدقسمت لوگ ہی ان کے دشمن ہونگے۔

وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود علیؑ سے عداوت رکھے (مفہوم ملخص)

❁

قابلِ رشک منزلت

عَامِرُ بْنُ السَّمْطِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ مِنْ نُوْرٍ، عَلٰى وُجُوْهِهِمْ نُوْرٌ لَغِرٌّ فُوْنَ بِآثَارِ السُّجُوْدِ يَتَخَطَّوْنَ صَفًّا بَعْدَ صَفٍّ حَتّٰى يَصِيْرُوْا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ

www.kitabmart.in

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ۔ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ : اُولٰئِكَ شِيْعَتُكَ وَعَلِيٌّ اِمَامُهُمْ۔

عامر بن سمط کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے:
قیامت کے دن کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کا لباس نورانی، اُن کے چہروں پر تابندگی ہوگی،
وہ سجدے کے نشانات سے پہچانے جائیں گے :
وہ صفوں میں سے گذرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ بارگاہِ معبود میں
پیش ہوں گے۔
... سب لوگ ان پر رشک کریں گے۔
ایک صحابی نے پوچھا:
"اے خدا کے رسولؐ ۔ وہ کون لوگ ہوں گے جن پر سب رشک کریں گے ؟
آنحضرتؐ نے فرمایا:
"وہ ہمارے شیعہ ہوں گے علیؑ جن کے امام ہیں۔ (مفہوم ملخص)

❁

قبر سے نکلنے کے وقت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ:
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِعَلِيٍّ:
يَا عَلِيُّ لَقَدْ مُثِّلَتْ لِيْ اُمَّتِيْ فِي الطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ صَغِيْرَهُمْ وَكَبِيْرَهُمْ اَزْوَاجًا قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ اَجْسَادُهُمْ، وَاِنِّيْ مَرَرْتُ بِكَ وَبِشِيْعَتِكَ فَاسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِيْ فِيْهِمْ۔ قَالَ: نَعَمْ، يَا عَلِيُّ تَخْرُجُ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ مِنْ قُبُوْرِكُمْ وُجُوْهُكُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ،

www.kitabmart.in

وَقَدْ فُرِّجَتْ عَنْكُمُ الشَّدَائِدُ، وَذَهَبَتْ عَنْكُمُ الْأَحْزَانُ، تَسْتَظِلُّونَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَخَافُ النَّاسُ وَلَا تَخَافُونَ، وَتَحْزُنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُونَ، وَتُوضَعُ لَكُمْ مَائِدَةٌ وَالنَّاسُ فِي الْمُحَاسَبَةِ۔

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت) علی علیہ السلام سے فرمایا۔

"اے علیؑ۔ میرے سامنے، میری اُمّت کی... ان کے جسموں کی پیدائش سے قبل کی تمثیل پیش کی گئی، میں نے اُن میں بڑے چھوٹے سب کو دیکھا۔

میں تمہارے، اور تمہارے شیعوں کے پاس سے بھی گذرا، تو میں نے (تمہارے شیعوں) کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: اے پیغمبرِ خدا اُن کے بارے میں کچھ اور ارشاد فرمایئے):

آنحضرتؐ نے فرمایا:

"اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ، جب اپنی قبر سے اٹھیں گے تو تمہارے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند (جگمگا رہے) ہوں گے۔

سختیوں کا دور ختم کیا جا چکا ہوگا۔ رنج و غم دور ہو چکا ہوگا۔ اور تم لوگ عرش کے نیچے سائے میں ہو گے۔

لوگ خوف کی حالت ہوں گے مگر تم لوگوں کو کوئی غم نہ ہوگا۔

تمہارے سامنے خوانِ نعمت رکھ دیا جائے گا جبکہ (باقی) لوگ ابھی حساب دے رہے ہونگے۔

محبّت وبشارت

عَنْ مُحَمَّدِ الْقَبْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اَلنَّاسُ أَغْفَلُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ كَمَا أَغْفَلُوا قَوْلَهُ يَوْمَ مَشْتَبَةٍ

www.kitabmart.in

أُمِّ إِبْرَاهِيمَ أَتَى النَّاسُ يَعُودُونَهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَدْنُوَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ وَآلِهِ فَلَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُمْ لَا يُفَرِّجُونَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي تَسْتَخِفُّونَ بِهِمْ وَأَنَا حَيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ غِبْتُ فَإِنَّ اللهَ لَا يَغِيبُ عَنْكُمْ إِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالرِّضْوَانَ وَالْبُشْرَى وَالْحُبَّ وَالْمَحَبَّةَ لِمَنِ ائْتَمَّ بِعَلِيٍّ وَتَوَلَّاهُ وَسَلَّمَ لَهُ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ۔

حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي لِأَنَّهُمْ أَتْبَاعِي۔ "فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي" مِثْلُ مَا جَرَى فِيَّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ لِأَنِّي مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمُ مِنِّي وَدِينِي دِينُهُ، وَسُنَّتِي سُنَّتُهُ، وَفَضْلُهُ فَضْلِي، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْهُ، وَفَضْلِي لَهُ فَضْلُ تَصْدِيقِ قَوْلِ رَبِّي: (ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)۔

(وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدْ أَثْبَتَ رِجْلَهُ فِي مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ حِينَ عَادَهُ النَّاسُ۔)

محمد قبطی کی روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں، غدیر خم کے دن، حضرت رسولِ خدا نے جو کچھ فرمایا تھا لوگوں نے اس سے غفلت برتی۔

جس طرح سے کہ مشربہ اُمّ ابراہیم میں حضورِ اکرمؐ نے جو کچھ فرمایا تھا، لوگوں نے اسے بھی فراموش کر دیا۔

(واقعہ یہ ہے کہ حضورِ اکرمؐ ایک زمانہ میں، علالت کے دوران مشربہ اُمّ ابراہیم چلے گئے تھے) لوگ وہاں آپ کی عیادت کے لئے پہونچے۔

جب حضرت علی علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اور آپؑ نے حضورِ اکرمؐ کے قریب جانا چاہا۔۔۔ تو آنحضرتؐ نے دیکھا کہ (کچھ لوگ ایسے ہیں) جو علی علیہ السلام کو (آگے بڑھنے کے لئے) جگہ نہیں دے رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگو۔ ابھی میں زندہ ہوں۔ تمہارے درمیان موجود ہوں، اور تم لوگ میرے اہلبیتؑ کے

www.kitabmart.in

مرتبہ کے خلاف کر رہے ہو۔؟

خدا کی قسم۔ اگر میں تم لوگوں کے درمیان موجود نہ بھی رہوں، تو اللہ تو موجود ہے (وہ تمہاری سب باتیں دیکھ رہا ہے)۔

(یاد رکھو۔ قیامت میں ہر قسم کی) آسانی، راحت، خوشنودیِ پروردگار، بشارت، محبّت، شفقت، اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو علیؑ اور اُن کے بعد اُن کے اوصیاء کی امامت کو تسلیم کریں، ان سے محبّت کریں اُن کے آگے سرِ تسلیم خم کریں۔

مجھ پر فرض ہے کہ اُنھیں اپنی شفاعت میں داخل کروں، کیونکہ وہ لوگ، میرا اتباع کرنے والے ہیں۔

اور جو میرا اتباع کرے، وہ مجھ سے ہے۔

جیسا کہ میرا اور حضرت ابراہیمؑ کا معاملہ ہے۔

میں ابراہیمؑ سے ہوں، اور وہ میرے ہیں۔

میرا دین اُن کا دین میری سنّت، ان کی سنّت، ان کا شرف میرا شرف ہے۔

اگرچہ میں ان سے افضل ہوں۔

میرا اُن پر فضل، درحقیقت میرے پروردگار کے قول کی تصدیق ہے (جس نے فرمایا ہے کہ):

"ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ"۔

(آلِ عمران: ۳۴)

محبّتِ اہلبیتؑ حسنات میں سے ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِي قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِالْحَسَنَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَمِنَ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: الْحَسَنَةُ

www.kitabmart.in

حُبّنَا، وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا۔

'ابوعبداللہ جدلی' کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ابوعبداللہ، کیا میں تم کو اس نیکی کے بارے میں نہ بتاؤں، جس نیکی کو لے کر جو شخص (میدانِ حشر میں) آئے گا، وہ قیامت کے دن کے خوف سے محفوظ رہے گا۔!

(اسی کے ساتھ) اُس بدی کے بارے میں بھی بتاؤں، جسے لے کر جو شخص بھی آئے گا، خداوندِ عالم اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔؟

میں نے عرض کیا:۔ ضرور ارشاد فرمائیے۔

فرمایا:۔ وہ نیکی، ہماری محبت ہے۔ اور وہ بدی (جس کی بناء پر خدا منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا) وہ ہماری عداوت ہے۔

ائمہ کرام کی شیعوں سے محبّت

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ أَدَّبَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ). ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا). وَقَالَ: (مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ).

وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ. فَوَاللّٰهِ لَنُحَبِّكُمْ أَنْ تَقُوْلُوْا إِذَا قُلْنَا، وَتَصْمُتُوْا إِذَا صَمَتْنَا، وَنَحْنُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا جُعِلَ لِأَحَدٍ مِنْ خَيْرٍ فِي خِلَافِ أَمْرِنَا۔

ابواسحاق نحوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

خداوندِ عالم نے اپنے نبیؐ کو محبّت کے ساتھ یہ بتایا کہ:

www.kitabmart.in

انك لعلی خلق عظیم (بیشک آپ خلق عظیم پر فائز ہیں) (۶۸:۴)

اور پھر (احکام کا) سرچشمہ اُن کی ذات کو قرار دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو کچھ پیغمبر تمہارے پاس لائیں اُسے لے لو، اور جس (بات) سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ (سورہ مائدہ: آیت نمبر ۷)

اور یہ بھی فرمایا کہ:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ (جو پیغمبر کی اطاعت کرتا ہے، اُس نے درحقیقت خدا کی اطاعت کی) (سورہ نسا آیت ۸۰)

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دنیا سے جاتے ہوئے دین کے تمام معاملات) حضرت علی علیہ السلام کے سپرد فرمائے: اور انھیں (اپنے منصب کا) امانت دار قرار دیا: تو تم لوگوں نے تو قبول کر لیا، اور دوسرے لوگوں نے انکار کیا۔

خدا کی قسم۔ مجھے تم لوگوں کی یہ بات بہت پسند آئے گی کہ:

اگر ہم کوئی بات کہیں، تو تم کہو، اگر ہم (کسی بات پر) خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو۔

(یاد رکھو) ۔ ہم (اہلبیتؑ) تمہارے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) ہیں۔

...اور خدا نے، اپنے امر کی مخالفت میں، کسی کیلئے بھلائی نہیں رکھی ہے۔

گناہوں کی مغفرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ ذُنُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَغْفُورَةٌ لَهُمْ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ، أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ۔

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: "صاحبانِ ایمان کے گناہ

www.kitabmart.in

معاف کر دیتے (جائیں گے) ان لوگوں کو چاہیئے کہ از سرِ نو عملِ خیر بجا لائیں اور (خداوندِ عالم کی طرف سے یہ بخشش) صرف صاحبانِ ایمان کے لئے ہے۔

دنیا اور آخرت

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ، وَلَا يُعْطِي الْآخِرَةَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْأَلُ رَبَّهُ مَوْضِعَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْيَا فَلَا يُعْطِيهِ، وَيَسْأَلُهُ الْآخِرَةَ فَيُعْطِيهِ مَا شَاءَ، وَيُعْطِي الْكَافِرَ مِنَ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ مَا شَاءَ وَيَسْأَلُهُ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُعْطِيهِ إِيَّاهُ۔

اسی سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

"خداوندِ عالم دنیا تو اُن لوگوں کو بھی دیتا ہے جو اسے پسند ہیں، اور ان کو بھی جو اُسے ناپسند ہیں، لیکن آخرت صرف اُن ہی لوگوں کو دے گا جن سے محبت کرتا ہے۔

بندۂ مومن (بسا اوقات) خداوندِ عالم سے، دنیا میں (ایک چھوٹی سی) جگہ مانگتا ہے اور خداوندِ عالم اسے نہیں دیتا، لیکن آخرت میں مانگے تو جو چاہے دے گا۔

جبکہ کافروں کو دنیا میں ان کے مانگے بغیر، جتنا چاہے دیتا ہے، لیکن اگر وہ آخرت میں کوئی (چھوٹی سی) جگہ مانگیں، تو نہ دے۔

اہلِ جنت

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:
أَنْتُمْ لِلْجَنَّةِ وَالْجَنَّةُ لَكُمْ أَسْمَاؤُكُمْ عِنْدَنَا الصَّالِحُونَ وَالْمُصْلِحُونَ، وَأَنْتُمْ أَهْلُ الرِّضَا

www.kitabmart.in

عَنِ اللّٰهِ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ، وَالْمَلَائِكَةُ إِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ إِذَا اجْتَهَدُوا۔

قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، وَقُبُوْرُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَإِلَى الْجَنَّةِ تَصِيْرُوْنَ۔

ابوحمزہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگ جنت کے لئے ہو اور جنت تمہارے لئے ہے، ہمارے نزدیک تم لوگوں کا نام: صالح، (نیک) اور مصلح (اصلاح کرنے والے) رکھا گیا ہے۔

خداوند عالم کی خوشنودی کی وجہ سے، تم لوگ اُس کی بارگاہ میں اہلِ رضا ہو۔

فرشتے، بھلائی اور نیکی میں تمہارے بھائی ہیں، بشرطِ سعی پیہم۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ:

"تمہارے گھر تمہارے لئے جنت، تمہاری قبریں تمہارے لئے بہشت (ہوں گی)

"تم لوگ گویا جنت ہی کیلئے پیدا ہوئے ہو، اور جنت ہی کی طرف تمہیں جانا ہے۔

❁

عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: يَا مَالِكُ، أَمَا تَرْضَوْنَ تُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَتُكْفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ اِئْتَمُّوا بِإِمَامٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْعَنُهُمْ وَيَلْعَنُوْنَهُ، إِلَّا أَنْتُمْ وَمَنْ كَانَ بِمِثْلِ حَالِكُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ شَهِيْدٌ بِمَنْزِلَةِ الضَّارِبِ بِسَيْفِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

قَالَ: وَقَالَ مَالِكٌ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ، وَأَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي بِشَيْءٍ مِنْ فَضْلِهِمْ، فَقَالَ لِي: أَمَّا وَاللّٰهِ لَشَيْءٌ مَا لَا تَظُنُّ أَنَّكَ مُفْرِطٌ فِي أَمْرِنَا۔

يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ أَحَدٌ، فَكَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَكَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الرَّسُوْلِ كَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَتِنَا، وَكَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ۔

www.kitabmart.in

يَا مَالِكُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللّٰهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا، وَ إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى صِفَةِ مَنْ هُوَ هٰكَذَا

وَقَالَ إِنَّ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لِمَنْ تَطْعَمُ النَّاءَ مَنْ يَصِفُ هٰذَا الْأَمْرَ.

مالک جہنی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "اے مالک! کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتے کہ

"نماز پڑھو، روزے رکھو، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ اور جنت میں پہونچ جاؤ!؟

"اے مالک۔ جن لوگوں نے بھی دنیا میں اپنا پیشوا، کچھ اور لوگوں کو بنا رکھا ہے، جب قیامت کا وہ دن آئے گا تو ایک دوسرے پر نفریں کریں گے۔

سوا تم لوگوں کے، اور جو تم جیسے (عقیدے) کے مالک ہوں۔

"اے مالک۔ تم میں سے جو بھی اس (عقیدے کے) ساتھ موت سے ہمکنار ہوا، وہ گویا خدا کی راہ میں تلوار لے کر جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والا ہے۔

مالک کہتے ہیں کہ: "ایک روز میں امام علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا، اُن کے بعض فضائل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ امامؑ نے فرمایا:

"تم لوگ خدا کی قسم ہمارے شیعہ ہو، یہ خیال کرنا کہ ہمارے معاملے میں افراط سے کام لے رہے ہو۔

اے مالک۔

"کوئی شخص خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

"اور جس طرح خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف نہیں کی جا سکتی، اسی طرح حضرت رسولؐ خدا کی عظمت کا بھی (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا۔

"اور جس طرح رسولِ خدا کی عظمت کا (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا، اسی طرح ہمارے (فضائل بھی کامل انداز سے) بیان نہیں کئے جا سکتے۔

"اور تم لوگ بندۂ مومن کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

"اے مالک۔

www.kitabmart.in

"جب ایک مومن دوسرے برادرِ مومن سے ملاقات کے موقع پر مصافحہ کرتا ہے تو خداوندِ عالم کی نظرِ (رحمت) اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے، اور اُن دونوں (برادرِ ایمانی) کے گناہ دُھلتے رہتے ہیں... یہاں تک کہ دونوں جُدا ہوں۔

(جن کی یہ کیفیت ہو، اُن کی قدر و منزلت کس طرح بیان کر سکتے ہو)

میرے پدرِ بزرگوار فرمایا کرتے تھے:

"جس کی ایسی قدر و منزلت ہو۔ وہ آتشِ جہنم کا مزا نہیں چکھے گا۔

حلالِ غذا۔ حلالِ لباس

عَنْ مَنْصُوْرِ الصَّيْقَلِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ فُسْطَاطِهٖ بِمِنًى، فَنَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَاْكُلُوْنَ الْحَرَامَ وَيَلْبَسُوْنَ الْحَرَامَ وَيَنْكِحُوْنَ الْحَرَامَ وَلٰكِنْ اَنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الْحَلَالَ، وَتَلْبَسُوْنَ الْحَلَالَ وَتَنْكِحُوْنَ الْحَلَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا يَحِجُّ غَيْرُكُمْ وَلَا يُتَقَبَّلُ اِلَّا مِنْكُمْ۔

منصور صیقل کا بیان ہے کہ: میں (حج کے موقع پر) منیٰ میں حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام کے پاس اُنکے خیمے میں اثناء کچھ لوگوں پر آپ کی نگاہ پڑی، تو فرمایا:

"حرام کھاتے ہیں۔ حرام پہنتے ہیں، حرام طریقے سے (خواہشات پوری) کرتے ہیں....

(پھر اپنے پیروکاروں کی طرف خطاب کر کے فرمایا):

"لیکن تم لوگ۔ حلال (رزق) کھاتے ہو۔ مباح (لباس) پہنتے ہو، اور جائز (طریقے سے اپنی خواہشات پوری) کرتے ہو۔

اصل حج تو تم ہی لوگوں کا ہے، تمہارا ہی عمل قبول کیا جائے گا۔

www.kitabmart.in

محبت کرنے والوں کے ساتھ

عَنْ مُوسٰی النَّمِیْرِی، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ۔ فَقَالَ: اِنَّکَ لَتُحِبُّنِیْ؟ فَقَالَ: وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

موسیٰ نمیری کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا:

"اے خدا کے رسولؐ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا:۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟

کہنے لگا:۔ خدا کی قسم — میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپؐ نے فرمایا:۔ تم (آخرت میں) اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔

ائمہ کرام کی شفاعت

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْعِیْصِ، رَفَعَہٗ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ قَالَ: اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ نَشْفَعُ فِی الْمُذْنِبِیْنَ مِنْ شِیْعَتِنَا، فَاَمَّا الْمُحْسِنُوْنَ فَقَدْ نَجَّاھُمُ اللّٰہُ۔

احمد بن عیص کی روایت ہے.... امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جب قیامت کا دن ہو گا تو ہم اپنے شیعوں میں سے اُن لوگوں کی، جو گنہ گار ہوں گے، شفاعت کریں گے۔

نیکو کاروں کو تو خداوند عالم (ویسے ہی) نجات عطا کر دے گا۔

تمت بالخیر

www.kitabmart.in

۷۸۶

صفات الشیعہ

تالیف :- شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ سید رضی جعفر نقوی

www.kitabmart.in

شیعہ، پرہیزگار اور سعی پیہم کرنے والے ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
شِيعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالِاجْتِهَادِ، وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ، أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ، مُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ، وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ۔

ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"ہمارے شیعہ پرہیزگار اور (راہِ خدا میں) پیہم سعی کرنے والے صاحبانِ وفا، امانت دار، زاہد عبادت گذار، دن رات میں ۵۱ رکعت نماز پڑھنے والے، راتوں میں عبادت کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے ہوتے ہیں، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، حج بیت (اللہ کا فریضہ) انجام دیتے ہیں اور ہر حرام سے اپنا دامن بچاتے ہیں۔

شیعہ، ائمہؑ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شِيعَتُنَا الْمُسَلِّمُونَ لِأَمْرِنَا، الْآخِذُونَ بِقَوْلِنَا، الْمُخَالِفُونَ لِأَعْدَائِنَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا:

"ہمارے شیعہ، ہمارے حکم کو تسلیم کرنے والے، ہماری بات پر عمل کرنے والے، اور ہمارے دشمنوں کے مخالف ہوتے ہیں، جو ایسا نہ ہو، وہ ہمارا نہیں ہے۔

شیعہ اور تقیہ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ۔

www.kitabmart.in

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ:

"جو تقیہ کو نہیں (مانتا) وہ دین نہیں رکھتا، اور جس میں پرہیز گاری نہیں، اس کے پاس ایمان نہیں۔

جھوٹے دعویدار

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا وَهُوَ مُتَمَسِّكٌ بِعُرْوَةٍ غَيْرِنَا:۔

مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"وہ شخص غلط بیانی کر رہا ہے جو خود کو ہمارا شیعہ خیال کرتا ہے، اور دوسروں کی روش پر گامزن ہے۔

شیعہ... فاضل طینت سے پیدا ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بَخْتَرِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ، مَنْ عَادَى شِيعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا، وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا، لِأَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوا مِنْ طِينَتِنَا. مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا. شِيعَتُنَا يَنْظُرُونَ بِنُورِ اللّٰهِ، وَيَتَقَلَّبُونَ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَفُوزُونَ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ. مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَمْرَضُ إِلَّا مَرِضْنَا لِمَرَضِهِ وَلَا اغْتَمَّ إِلَّا اغْتَمَمْنَا لِغَمِّهِ، وَلَا يَفْرَحُ إِلَّا فَرِحْنَا لِفَرَحِهِ وَلَا يَغِيبُ عَنَّا أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا أَيْنَ كَانَ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ أَوْ غَرْبِهَا۔ وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيعَتِنَا دَيْنًا فَهُوَ عَلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ــ شِيعَتُنَا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَيَصُومُونَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيُوَالُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَيَتَبَرَّءُونَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ۔ أُولٰئِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَالتُّقٰى وَأَهْلُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى۔ مَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللّٰهِ، لِأَنَّهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَوْلِيَاؤُهُ صِدْقًا۔

وَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ فَيُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِمْ لِكَرَامَتِهِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

www.kitabmart.in

ابنِ ابی نجران کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :

"جو ہمارے شیعوں سے عداوت رکھے اُس نے ہم سے عداوت رکھی اور جس نے ان سے محبّت کی، اس نے ہم سے محبّت کی کیونکہ وہ ہمارے ہیں، ہماری ہی (فاضل) طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا ہے، اور جو ان سے دشمنی کرے وہ ہمارا نہیں ہے۔

شیعہ اللہ کے نُور سے دیکھتے ہیں، اللہ کی رحمت میں جنبش کرتے ہیں، اللہ کی کرامت سے فائز المرام ہوتے ہیں۔

اگر ہمارا کوئی شیعہ بیمار ہو تو (گویا) اس کی بیماری کی وجہ ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ غمزدہ ہو تو ہم غمزدہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ خوش ہو تو ہم خوش ہوتے ہیں، مشرق یا مغرب میں، کہیں رہنے والا شیعہ ہم سے غائب نہیں ہے۔ اگر کوئی شیعہ مقروض مرے تو ہمارے ذمہ ہے، اگر کچھ مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو تو اس کے ورثہ کا ہے۔

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکواۃ ادا کرتے ہیں، خانۂ کعبہ کا حج کرتے ہیں۔ ماہ رمضان میں روزے رکھتے ہیں، اہلبیت (کرام) علیہم السلام سے محبّت رکھتے ہیں، اور اُن کے دشمنوں سے برارت کرتے ہیں۔

وہ صاحبانِ ایمان و تقویٰ، اور اہلِ ورع و پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اُن کو رَد کرنے والا، اللہ پر رَد کرنے والا، اور اُن پر طعن و تشنیع کرنے والا، خدا پر طعنہ زن ہے، کیونکہ یہ خدا کے سچّے بندے ہیں اور اسکے برحق دوست دار ہیں۔

خدا کی قسم اگر اُن میں سے کوئی ربیعہ و مضر جتنے لوگوں کی سفارش کرے تو خداوندِ عالم اُن کے احترام میں اس سفارش کو قبول کرے گا۔

www.kitabmart.in

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؑ اجداد کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ خداوندِ عالم کا فرمان ہے :

كَلِمَةُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حِصْنِيْ ، فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِي ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي .

(کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ۔ میرا قلعہ ہے، جو کلمہ پڑھے، وہ میرے قلعے میں داخل ہوجاتا ہے، اور جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے ۔ وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ :

البتہ اس کی کچھ شرطیں ہیں ۔۔۔ وانا من شروطها (اور اس کی شرطوں میں سے ایک شرط میں خود ہوں) (نقل بالمعنی)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والے کا ثواب

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" مُخْلِصاً دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَإِخْلَاصُهُ بِهَا أَنْ يَحْجُزَهُ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

محمد بن حمران کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

جو شخص خلوص سے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہے وہ جنّت میں جائے گا۔ اور اُس کے خلوص کی (نشانی یہ) ہے کہ لا الٰہ الا اللہ (کا اقرار اور اُس پر ایمان) اُسے اُن باتوں سے روکے جن کو خداوندِ عالم نے حرام قرار دیا ہے۔

(یہی روایت جناب زید بن ارقم نے حضرت رسولؐ خدا سے بعینہٖ نقل کی ہے)

شیعہ پرہیزگار ہوتے ہیں!

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :

www.kitabmart.in

لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَكَّةَ قَامَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ، وَإِنِّي شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ، لَا تَقُولُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا فَوَاللّٰهِ مَا أَوْلِيَائِي مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَّا الْمُتَّقُونَ. (أَلَا) فَلَا أَعْرِفُكُمْ تَأْتُونِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُونَ الدُّنْيَا عَلَى رِقَابِكُمْ، وَيَأْتِي النَّاسُ يَحْمِلُونَ الْآخِرَةَ، أَلَا وَإِنِّي قَدْ أَعْذَرْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، وَفِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَإِنَّ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ۔

ابو عبیدہ حذاء کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا:

"اے بنی ہاشم، اے عبد المطلبؑ کی اولاد — میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسولؐ) ہوں، اور تم پر مہربان ہوں (لیکن اس کے باوجود یہ) نہ کہنے لگو کہ: محمدؐ تو ہمارے ہیں — خدا کی قسم تم میں سے اور دوسروں میں سے میرا دوست وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ روزِ قیامت اس طرح آؤ کہ اپنی گردنوں پر تم تو دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے اور دوسرے لوگ آخرت (کا سامان) لے کر آ رہے ہوں۔

آگاہ رہو کہ میں نے اپنے اور تمہارے درمیان، اپنے اور خدا کے درمیان حجت تمام کر دی، میرے لئے میرا عمل، اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے)

اچھے اور بُرے لوگوں کی ہم نشینی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُجَالَسَةُ الْأَشْرَارِ تُورِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ وَمُجَالَسَةُ الْأَخْيَارِ تُلْحِقُ الْأَشْرَارَ بِالْأَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْأَبْرَارِ. فَمَنِ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ أَمْرُهُ وَلَمْ تَعْرِفُوا دِينَهُ، فَانْظُرُوا إِلَى خُلَطَائِهِ، فَإِنْ كَانُوا أَهْلَ دِينِ اللّٰهِ فَهُوَ عَلَى دِينِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللّٰهِ فَلَا حَظَّ لَهُ مِنْ دِينِ اللّٰهِ. إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

www.kitabmart.in

كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَاخِيَنَّ كَافِراً وَلَا يُخَالِطَنَّ فَاجِراً وَمَنْ آخَا كَافِراً، أَوْ خَالَطَ فَاجِراً، كَانَ كَافِراً فَاجِراً۔

محمد بن قیس کی روایت ہے، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"بُرے لوگوں کی ہم نشینی، نیک لوگوں سے بدگمانی پیدا کرتی ہے، اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم نشینی بُروں کو بھی اچھوں میں شامل کر دیتی ہے، جبکہ بدکار لوگوں کی نیکوکار لوگوں کے ساتھ نشست و برخواست انھیں نیکوکاروں سے ملحق کر دیتی ہے۔

تو جس شخص کا معاملہ تمہارے لئے مشتبہ ہو اور اُس کا دین معلوم نہ ہو تو اس کے ملنے والوں کو دیکھو، اگر وہ دینِ خُدا کے پابند ہیں تو یہ بھی دینِ خدا پر ہے اور اگر وہ لوگ دینِ خدا پر نہیں ہیں تو اس کیلئے بھی (سمجھو کہ) دینِ خدا میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

"جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ کسی کافر کو بھائی نہ بنائے نہ بدکار سے میل جول رکھے، کیونکہ جو شخص کافر کو بھائی بنائے اور بدکار سے میل جول رکھے وہ کافر و فاجر (ہو جائے) گا۔

دشمنانِ اہلبیتؑ کا احترام کرنے والا ہمارا نہیں ہو سکتا

عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعاً أَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلاً أَوْ مَدَحَ لَنَا عَائِباً أَوْ أَكْرَمَ لَنَا مُخَالِفاً فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابنِ فضّال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"جو ہم سے قطع تعلق کرنے والوں سے میل جول رکھے، یا ہم سے تعلق رکھنے والے سے قطع تعلق اختیار کرے، ہماری تنقیص کرنے والوں کی تعریف کرے یا ہمارے مخالفین کا احترام کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ نہ ہم اُس سے (تعلق رکھتے) ہیں۔

www.kitabmart.in

دشمنانِ خدا سے دوستی؟

عَنْ اَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ:
مَنْ وَالٰى اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَمَنْ عَادَى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

نیز فرمایا:۔ جو دشمنانِ خدا سے محبت کرتا ہے، وہ اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے اور جو اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے، وہ خداوندِ عالم سے دشمنی کرتا ہے اور وہ اس بات کا حقدار ہے کہ خداوندِ عالم اُسے واصلِ جہنّم کر دے۔

پاک دامنی۔ اور خدا کیلئے عمل

عَنْ اَحْمَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ۔

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے:

"خدا کی قسم۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو حرام سے بچائے، پاک دامن ہو، خدا کی (خوشنودی) کے لئے عمل کرے، اُس سے ثواب کی امید رکھے، اور اس کی سزا سے ڈرتا رہے۔

شیعوں کے اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ: كَيْفَ مَنْ خَلَفْتَ مِنْ اِخْوَانِكَ فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ فَزَكّٰى وَاَطْرٰى۔

فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِيَادَةُ اَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَلِيْلَةٌ، قَالَ: كَيْفَ مُوَاصَلَةُ اَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ اَيْدِيْهِمْ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ تَذْكُرُ اَخْلَاقًا مَا هِيَ فِيْمَنْ عِنْدَنَا۔

www.kitabmart.in

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَكَيْفَ يَزْعَمُ هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ لَنَا شِيْعَةٌ؟

محمّد بن عجلان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس نے سلام کیا تو امام علیہ السلام نے پوچھا:

"تم اپنے برادرانِ (ایمانی) کو اپنے پیچھے کیسا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو اُس نے ان لوگوں کی بہت زیادہ تعریف و توصیف کی۔

امامؑ نے فرمایا: "اُن میں جو مالدار ہیں وہ غریبوں کی مزاج پُرسی کے لئے (کتنا جاتے) ہیں؟

اُس نے کہا:۔ "بہت کم۔

امام نے پوچھا:۔ جو صاحبانِ ثروت ہیں وہ اپنے محتاج و تنگ دست لوگوں کی کس قدر مدد کرتے ہیں؟

یہ سُن کر اس نے کہا کہ: آپ تو ایسے اخلاقِ کریمانہ) کا ذکر فرما رہے ہیں جو ہم اپنے درمیان نہیں پاتے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:۔ پھر وہ لوگ کیسے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں!!

محبّت کے دعوے دار

عَنْ اَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدِ الْخَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: اِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ اَشَدُّ فِتْنَةً عَلٰى شِيْعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمُوَالَاةِ اَعْدَائِنَا وَمُعَادَاةِ اَوْلِيَائِنَا. اِنَّهُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْاَمْرُ فَلَمْ يُعْرَفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ۔

احمد بن محمّد خزار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"ہم اہلبیتؑ سے محبّت کا دعویٰ کرنے والوں میں کچھ ایسے ہیں جن کا فتنہ ہمارے شیعوں کیلئے دجّال سے بھی سخت ہے۔

www.kitabmart.in

میں نے پوچھا: "اے فرزندِ رسولؐ، وہ کیسے۔؟"

فرمایا کہ: یہ لوگ (وہ ہیں جو) ہمارے دشمنوں سے محبت اور ہمارے چاہنے والوں سے عداوت رکھتے ہیں، اور جب ایسا ہو تو حق و باطل باہم خلط ملط ہو جائیں گے، معاملہ مشتبہ ہو جائے گا اور مومن و منافق کی پہچان نہیں ہو سکے گی۔

دشمنِ خدا کا دوست بھی دشمنِ خدا ہے

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ كَافِراً فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ كَافِراً فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَدِيقُ عَدُوِّ اللّٰهِ عَدُوُّ اللّٰهِ۔

علاء بن فضیل کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جو کافر سے محبت کرے، اس نے خدا کو ناراض کیا، اور جو کافر سے بغض رکھے، اس نے خدا سے محبت کی۔

پھر فرمایا:۔ دشمنِ خدا کا دوست (بھی تو) دشمنِ خدا ہے۔

مشکوک لوگوں کے ساتھ نشست

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ جَالَسَ أَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مُرِيبٌ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ نشست رکھتا ہے جن کی (سرگرمیاں) مشکوک ہوں، وہ خود بھی مشکوک ہے۔

www.kitabmart.in

ناصبی: شیعوں سے عداوت رکھتے ہیں

عَنِ الْمُعَلّٰی بْنِ خُنَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ: لَیْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ لِاَنَّکَ لَا تَجِدُ اَحَدًا یَقُوْلُ: اَنَا اَبْغَضُ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ، وَلٰکِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَکُمْ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّکُمْ تَتَوَلَّوْنَا وَتَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِنَا۔

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ، مَنْ اَشْبَعَ عَدُوَّنَا فَقَدْ قَتَلَ وَلِیَّنَا۔

معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"ناصبی (صرف) وہ نہیں ہے جو ہم اہلبیت سے عداوت رکھے تم کسی مسلمان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ سے عداوت رکھتا ہوں، ناصبی وہ ہے جو تم لوگوں سے عداوت رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے براءت کرتے ہو۔

(فرمایا کہ): جو ہمارے دشمن کو شکم سیر کرے (گویا) اس نے ہمارے ایک چاہنے والے کی زندگی سلب کرلی۔

شیعانِ علیؑ کی صفات

عَنْ اَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ:

اِنَّ شِیْعَۃَ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کَانُوْا خُمْصَ الْبُطُوْنِ ذُبُلَ الشِّفَاہِ وَاُھْلَ رَاْفَۃٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ یُعْرَفُوْنَ بِالرُّھْبَانِیَّۃِ۔ فَاَعِیْنُوْا عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ بِالْوَرَعِ وَاجْتِھَادٍ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:-

"علی علیہ السلام کے شیعوں کے پیٹ چپکے ہوتے، اور ہونٹ خشک ہوتے تھے، وہ نرم دل، صاحبِ علم و حلم (ہوتے ہیں) دنیا کی طرف بے توجہی ان کی پہچان ہے، لہٰذا تم لوگ جس (عقیدے) پر ہو اُسے پرہیزگاری اور سعیِ پیہم سے مدد پہونچاؤ۔

www.kitabmart.in

عَنْ اَبِی الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ، اَنَّہٗ قَالَ:

یَا اَبَا الْمِقْدَامِ، اِنَّمَا شِیْعَۃُ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الشَّاحِبُوْنَ النَّاحِلُوْنَ الذَّابِلَۃُ شِفَاھُھُمْ مِنَ الْقِیَامِ، خَمِیْصَۃٌ بُطُوْنُھُمْ، مُصْفَرَّۃٌ اَلْوَانُھُمْ، مُتَغَیِّرَۃٌ وُجُوْھُھُمْ، اِذَا جَنَّھُمُ اللَّیْلُ اِتَّخَذُوا الْاَرْضَ فِرَاشًا، وَاسْتَقْبَلُوْھَا بِجِبَاھِھِمْ.

بَاکِیَۃٌ عُیُوْنُھُمْ، کَثِیْرَۃٌ دُمُوْعُھُمْ، صَلَاتُھُمْ کَثِیْرَۃٌ، وَدُعَاؤُھُمْ کَثِیْرٌ، تِلَاوَتُھُمْ کِتَابَ اللّٰہِ، یَفْرَحُ النَّاسُ وَھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اے ابو مقدام ۔ علی علیہ السلام کے شیعوں (کی خصوصیت یہ) ہے کہ: لاغر اور نحیف جسم والے (مسلسل) عبادت سے اُن کے ہونٹ خشک رہتے ہیں، پیٹ چپکے ہوتے ہیں، رنگت زرد ہو جاتی ہے، چہرے متغیر ہو جاتے ہیں، جب رات چھا جاتی ہے تو وہ زمین کو اپنا (اوڑھنا) بچھونا بنا لیتے ہیں اور اپنی پیشانیاں اُس پر رکھتے رہتے ہیں، ان کی آنکھیں روتی رہتی ہیں، کثرت سے آنسو بہاتے ہیں، نماز زیادہ پڑھتے ہیں، دعا بہت مانگتے ہیں، کتاب خدا کی تلاوت کرتے رہتے ہیں ۔ لوگ (دنیاوی لذتوں میں) مگن رہتے ہیں جبکہ لوگ غمزدہ رہتے ہیں۔

شیعوں کی علامات

عَنِ السِّنْدِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

قَوْمٌ تَبِعُوْا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَالْتَفَتَ اِلَیْھِمْ ثُمَّ قَالَ: مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ؟

قَالُوْا: شِیْعَتُکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

قَالَ: مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْکُمْ سِیْمَاءَ الشِّیْعَۃِ؟

قَالُوْا: وَمَا سِیْمَاءُ الشِّیْعَۃِ؟

قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوْہِ مِنَ السَّھَرِ، خَمْصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الصِّیَامِ، ذُبُلُ الشِّفَاہِ مِنَ الدُّعَاءِ، عَلَیْھِمْ غَبَرَۃُ الْخَاشِعِیْنَ۔

www.kitabmart.in

سندی بن محمدؒ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ جناب امیرؑ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے، آپ نے اُن لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

"تم لوگ کون ہو۔؟

کہنے لگے:۔ اے امیرالمومنینؑ ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

فرمایا:۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مجھے تم لوگوں میں شیعوں کی علامات نظر نہیں آرہی ہیں۔؟

پوچھا:۔ شیعوں کی علامات کیا ہیں۔؟

فرمایا:۔ راتوں کو جاگنے سے چہرے زرد، روزہ رکھنے سے پیٹ چپکے ہوئے، دعا مانگتے رہنے سے اُن کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خضوع وخشوع رکھنے والوں کا انداز ہوتا ہے...

شکم کی پاکیزگی اور جہدِ عمل

عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:

قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شِيْعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ۔ فَإِذَا رَأَيْتَ أُولٰئِكَ، فَأُولٰئِكَ شِيْعَةُ جَعْفَرٍ۔

مفضل کی روایت ہے کہ: حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو (حرام غذا سے) بچائے، پاک دامن ہو۔ سخت سعی پیہم کرنے والا ہو۔ اپنے خالق کیلئے عمل کرتا ہو، اُس کی بارگاہ سے اجر کی امید رکھتا ہو اور عقاب سے ڈرتا ہو۔

"جب تم ایسے لوگوں کو دیکھنا تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ ہیں۔

جھوٹے دعوے دار

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ:۔

يَا جَابِرُ۔ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَوَاللهِ مَا شِيْعَتُنَا إِلَّا مَنْ

www.kitabmart.in

اتَّقَى اللّٰهَ وَ أَطَاعَهُ۔ وَمَا كَانُوا يُعْرَفُونَ إِلَّا بِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ، وَالتَّعَهُّدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ، وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ، وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيْتَامِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَفِّ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أُمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ۔

فَقَالَ جَابِرٌ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، مَا نَعْرِفُ أَحَداً بِهٰذِهِ الصِّفَةِ! فَقَالَ لِي:

يَا جَابِرُ، لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ أَحَسِبَ الرَّجُلُ أَنْ يَقُولَ: أُحِبُّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَتَوَلَّاهُ؟ فَلَوْ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئاً فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ۔ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ أَتْقَاهُمْ لَهُ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ۔ يَا جَابِرُ مَا يَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ، مَا مَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَلَا عَلَى اللّٰهِ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ حُجَّةٌ۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيعاً فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ، وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِياً فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ، وَلَا تُنَالُ وَلَايَتُنَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ۔

جابر جعفی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اے جابر۔ جس شخص نے مذہب شیعہ کو اپنایا ہے کیا اس کے لئے یہ دعویٰ کافی ہے کہ وہ ہم اہلبیت سے محبت کرتا ہے۔؟

خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہ ہے، جو خدا سے ڈرے۔ اُس کی اطاعت کرے، اور یہ لوگ اپنے تواضع (انکساری) خضوع وخشوع، امانت کی ادائیگی، کثرت سے ذکرِ خدا، نماز روزے، والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک تنگدست پڑوسیوں، مسکینوں، مقروض لوگوں اور یتیموں کی خبر گیری، گفتگو کی سچائی، تلاوتِ قرآن اور سوائے کلمۂ خیر کے، لوگوں کے بارے میں اپنی زبانوں کو بند رکھنے سے ہی پہچانے جاتے ہیں، اور یہ لوگ اپنے قبیلوں میں چیزوں کے امانت دار بنائے جاتے ہیں۔

www.kitabmart.in

جابر نے کہا، فرزندِ رسولؐ مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔

امامؑ نے فرمایا:۔ اے جابر، مختلف باتیں تمہیں راستے سے ہٹا نہ دیں:۔ کیا کسی شخص کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں، اُن کا شیدائی ہوں:؟

اب اگر وہ یہ کہنے لگے کہ میں حضرت رسولِ خدا سے محبت کرتا ہوں ۔ لیکن وہ شخص آنحضرتؐ کی سیرتِ طیبہ کا اتباع نہ کرے۔ اُن کی سنت پر عمل نہ کرے ۔ تو اگرچہ حضرت رسولِ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں ۔ لیکن اتباع و عمل کے بغیر رسولؐ کی محبت کا دعویٰ) اُس شخص کو کسی طرح کا فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔

لہٰذا خدا سے ڈرو اور جو (مراتب) خداوندِ عالم کے پاس ہیں اُن کیلئے عمل کرو۔

(یاد رکھو) خداوندِ عالم اور کسی بندے کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے، خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور معزز وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو، اور اس کی زیادہ اطاعت کرتا ہو۔

اے جابر۔ خداوندِ عالم کا تقرب صرف عبادت ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے نہ ہمارے پاس جہنم کے سلسلے میں کوئی سرٹیفکیٹ ہے اور نہ تم میں سے کوئی شخص خدا کے سامنے کوئی حجت پیش کر سکتا ہے۔

جو اللہ کا اطاعت گذار ہے وہ ہمارا شیدائی ہے، اور جو اُس کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے، ہماری ولایت تو عمل اور پرہیز گاری کے بغیر نہیں مل سکتی۔

اخلاص و محبت کا پیکر

عَنْ ظَرِیْفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهٗ اِلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

اِنَّمَا شِیْعَةُ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْمُتَبَاذِلُوْنَ فِیْ وِلَایَتِنَا، اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ مَوَدَّتِنَا، اَلْمُتَزَاوِرُوْنَ لِاِحْیَاءِ اَمْرِنَا، اِنْ غَضِبُوْا لَمْ یَظْلِمُوْا، وَ اِنْ رَضُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا، بَرَکَةٌ لِمَنْ جَاوَرُوْا وَسِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوْا۔

ظریف بن ناصح کی روایت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ:

علی علیہ السلام کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی خاطر ایک دوسرے کی ضرورت کے وقت اُس

www.kitabmart.in

خرچ کرتے ہیں، ہماری محبّت کی بناء پر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں، ہمارے امر کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، اگر غضبناک ہوں (تب بھی) ظلم نہیں کرتے، خوشی کی حالت میں اسراف سے کام نہیں لیتے، اپنے پڑوسیوں کے لئے (خیر و) برکت (کا سرچشمہ) اور ملنے والوں کے لئے سلامتی (کا ذریعہ) ہوتے ہیں۔

آواز اور سماعت

يَا جَابِرُ، إِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتَهُ سَمْعَهُ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ. لَا يَمْدَحُ لَنَا قَالِياً وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضاً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً.

شِيْعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيْرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ بِكَفِّهِ وَإِنْ مَاتَ جُوْعاً، أُولَئِكَ الْخَفِيْفَةُ عِيْشَتُهُمْ، الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ، إِنْ شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، وَإِنْ غَابُوْا لَمْ يَفْتَقِدُوْا، وَإِنْ مَرِضُوْا لَمْ يُعَادُوْا، وَإِنْ مَاتُوْا لَمْ يُشْهَدُوْا، فِيْ قُبُوْرِهِمْ يَتَزَاوَرُوْنَ.

قُلْتُ: وَأَيْنَ أَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: فِيْ أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَبَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ)

ابو مقدام کی روایت ہے: امام محمّد باقرؑ نے جنابِ جابر سے فرمایا:

"اے جابر۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز دھیمی ہو، بدن زیادہ جسیم نہ ہو۔ ہمارے دشمن کی مدح و ثنا نہ کرے، ہمارے مخالف سے راہ و رسم نہ رکھے اور ہماری تنقیص کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرے۔ ... نہ کتّے کی طرح بھونکتا ہو، نہ کوّے کی طرح لالچ کرتا ہو، نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو، اگرچہ جان پر بن جائے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی ہلکی پھلکی ہوتی ہے، مسکن بدلتا رہتا ہے، موجود ہو تو پہچانے نہ جائیں غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، بیمار ہوں تو لوگ اُن کی عیادت کو نہ جائیں، مر جائیں تو لوگ جمع نہ ہوں۔

www.kitabmart.in

یہ لوگ قبروں میں ہی ایک دوسرے سے ملیں گے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا کہ ایسے لوگوں کو کہاں ڈھونڈوں؟

فرمایا:- زمین کے اطراف میں، بازاروں میں... (کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوندِ عالم نے فرمایا ہے:

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ (مومنین کیلئے جھکے ہوئے اور کافروں پر غالب)

صاف حق بات کریں

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ لِي: كَمْ شِيْعَتُنَا بِالْكُوْفَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: خَمْسُوْنَ اَلْفاً. قَالَ: فَمَا زَالَ يَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ: اَتُرْغَبُ اَنْ يَكُوْنُوْا عِشْرِيْنَ؟ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنْ يَكُوْنَ بِالْكُوْفَةِ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً لَغَيْرُ فُوْنَ اَمْرَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْلُوْنَ عَلَيْنَا اِلَّا الْحَقَّ۔

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

"کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں-؟

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

مگر امام علیہ السلام اپنے اُس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)

پھر پوچھا:- "کیا تمھیں امید ہے کہ (سچے اور پکے) بیس شیعہ (وہاں) ہونگے؟

اس کے بعد فرمایا.... کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے اَمر کی (پوری) معرفت رکھنے والے ہوتے، اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

دلوں میں حلاوتِ ایمان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيْلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

www.kitabmart.in

قَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرِ الدَّوانِيقِي بِالْحِيرَةِ أَيَّامَ أَبِي الْعَبَّاسِ:

يَاأَبَا عَبْدِاللهِ مَابَالُ الرَّجُلِ مِنْ شِيعَتِكُمْ يَسْتَخْرِجُ مَافِي جَوْفِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتّٰى يُعْرَفَ مَذْهَبُهُ؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذٰلِكَ لِحَلَاوَةِ الْإِيمَانِ فِي صُدُورِهِمْ، مِنْ حَلَاوَتِهِ يُبْدُونَهُ تَبْدِيًا

محمد بن ماجیلویہ کی روایت ہے کہ (عباسی حکمران) ابوالعباس کے زمانہ میں حیرہ میں منصور دوانیقی نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا:

"یا حضرتؑ۔ کیا وجہ ہے آپ کے شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے دل کی بات بیان کر دیتے ہیں، اور لوگوں کو اُن کے مذہب کا پتہ چل جاتا ہے؟

فرمایا: کیونکہ وہ اپنے دل میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرتے ہیں (اور خوشی میں) یہ مٹھاس خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔

جس کی معرفت زیادہ ہو

عَنْ اَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، يَرْفَعُهُ إِلٰى أَحَدِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَلَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَلَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ وَلَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا مِنْ بَعْضٍ وَأَفْضَلُكُمْ: أَفْضَلُ مَعْرِفَةً

ابن ابی عمیر کی روایت ہے کہ امام نے فرمایا:

"تم میں سے بعض کی نمازیں، دوسرے سے زیادہ ہونگی، کچھ نے دوسرے سے زیادہ حج کئے ہوں گے، کچھ نے دوسرے سے بڑھ کر صدقہ دیا ہوگا، کچھ کے روزے دوسرے سے زیادہ ہوں گے (لیکن) تم میں افضل وہ ہے جس کی معرفت زیادہ ہو۔

تمہارا مرکزِ توجہ اور دشمنوں کا!؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْعَطَّارُ بِإِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ زِيَادٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

www.kitabmart.in

عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ سَلَامُ اللهِ قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صَادِقُوْنَ، هَمُّكُمْ مَعَالِمُ دِيْنِكُمْ وَهَمُّ عَدُوِّكُمْ بِكُمْ وَأُشْرِبَ قُلُوْبُهُمْ لَكُمْ بُغْضاً يُجَرِّفُوْنَ مَا لَيْسَ فِيْكُمْ كُلَّهُ وَيَجْعَلُوْنَ لَكُمْ أَنْدَاداً ثُمَّ يَرْمُوْنَكُمْ بِهِ بُهْتَاناً، فَحَسْبُهُمْ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ مَعْصِيَةً۔

مفضل بن زیاد عبدی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ہم اہلبیتؑ صاحبانِ صداقت ہیں۔ اور (اے میرے شیعو) تمہارا مرکزِ توجہ تو دین کی اہم معلومات ہیں۔

البتہ جو تمہارے دشمن ہیں، اُن کے مرکزِ توجہ تم لوگ ہو، اُن کے دلوں میں تمہاری عداوت راسخ ہے۔ تمہارے بارے میں جو بات سنتے ہیں اُس میں تحریف کرتے ہیں (مفروضہ کے طور پر) تمہارا مماثل بناتے ہیں، اور تمہارے خلاف الزام تراشی کرتے ہیں، خدا کے نزدیک اُن کا یہی طرزِ عمل اُن کے نافرمان ہونے کیلئے کافی ہے۔

بدکاری سے پاک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِأُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَا أُمَّنَا وَشِيْعَتَنَا، فَإِنَّا لَا سِفَاحَ بَيْنَنَا۔

(محمد بن یحییٰ کی روایت ہے، امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

قیامت میں (دوسرے) لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا، لیکن ہمیں اور ہمارے شیعوں کو (ماں کے نام سے نہیں پکارا جائے گا) کیونکہ ہمارے یہاں بدکاری نہیں ہوتی)

دشمنوں کی کثرت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ الْكِنَانِيِّ، قَالَ:

www.kitabmart.in

اِسْتَقْبَلَنِيْ اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ عَلَّقْتُ سَمَكَةً بِيَدِيْ، اِقْذِفْهَا، اِنِّيْ لَاَكْرَهُ لِلرَّجُلِ السِّرِّيِّ اَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ الدَّنِيَّ بِنَفْسِهٖ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّكُمْ قَوْمٌ اَعْدَاؤُكُمْ كَثِيْرٌ يَا مَعْشَرَ الشِّيْعَةِ اِنَّكُمْ قَوْمٌ عَادَاكُمُ الْخَلْقُ فَتَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن جبلہ کنعانی کہتے ہیں کہ: میری ملاقات حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے اس حالت میں ہوئی کہ میں ہاتھ میں ایک مچھلی اٹھائے ہوئے تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا، اسے پھاؤ، میں ایک معزز آدمی کیلئے یہ پسند نہیں کرتا کہ معمولی چیز اپنے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے چلے

پھر فرمایا:۔ (یاد رکھو) تم لوگوں کے دشمن زیادہ ہیں، اے شیعانِ علیؑ تم لوگ وہ ہو جن سے سب عداوت کرتے ہیں۔ لہٰذا جہاں تک ہو اُن کے سامنے معزز طریقے سے رہا کرو۔

نیکوکاری نمایاں — اچھے کاموں کی طرف تیز قدمی

عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ شِيْعَتِهِمْ فَقَالَ: شِيْعَتُنَا مَنْ قَدَّمَ مَا اسْتَحْسَنَ وَاَمْسَكَ مَا اسْتَقْبَحَ وَاَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَارَعَ بِالْاَمْرِ الْجَلِيْلِ رَغْبَةً اِلٰى رَحْمَةِ الْجَلِيْلِ فَذٰلِكَ مِنَّا وَاِلَيْنَا وَمَعَنَا حَيْثُ مَا كُنَّا۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے بارے میں سوال کیا۔ تو فرمایا:

"ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کاموں میں آگے بڑھیں۔ بُرے کاموں سے دور رہیں، پسندیدہ باتوں میں نمایاں رہیں، اور رحمتِ پروردگار کے امیدوار رہیں، نیک کاموں میں پیش قدمی کریں۔ ایسے لوگ ہمارے ہیں ان کی بازگشت، ہماری طرف ہے، اور جہاں ہم ہونگے وہیں یہ بھی ہوں گے۔

متقین کی صفات

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَثِيْرٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَالُ لَهٗ هَمَّامٌ۔ وَكَانَ

www.kitabmart.in

عَابِداً۔ فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِيَ الْمُتَّقِينَ حَتّٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ۔

فَتَثَاقَلَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَوْلَادِهِ الْمَعْصُومِينَ عَنْ جَوَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ، اتَّقِ اللّٰهَ وَأَحْسِنْ، فَإِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔

فَقَالَ هَمَّامٌ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَكْرَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَحَبَاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا أَنَالَكَ وَأَعْطَاكَ، لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِي۔

فَتَمَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَائِماً عَلٰى قَدَمَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ:.....

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ' جناب امیرؑ کے اصحاب میں سے ہمام نامی شخص (جو بہت) عبادت گذار تھے' کھڑے ہوئے اور گذارش کی:

"یا امیر المومنینؑ — میرے لئے متقین کی ایسی توصیف کیجئے کہ میرے سامنے اُن کی ایسی واضح تصویر آجائے) گویا میں اُن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے چاہا کہ انھیں جواب نہ دیں (اس لئے) فرمایا:

... ہمام، خدا سے ڈرتے رہو' اچھے کام کرتے رہو' کیونکہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہوں اور جو نیک کام کرتے ہوں۔

ہمام نے کہا:۔ یا امیر المومنینؑ — آپ کو اُس ذات (پروردگار) کی قسم جس نے آپ کو ان مراتب سے نوازا' اس نے آپ کو عظمت و فضیلت سے سرفراز فرمایا۔ کہ آپ متقین کی توصیف فرمائیے۔

(جب ہمام نے اتنی سخت قسم دی) تو جناب امیرؑ کھڑے ہوئے' حمد و ثنائے پروردگار' اور نبی اکرمؐ پر درود و سلام کے بعد فرمایا:

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند عالم نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو وہ ان کی اطاعت سے بے نیاز تھا' اور ان کی معصیت سے اسے کوئی خوف نہیں' کیونکہ بندوں کی معصیت سے اُسے کوئی نقصان نہیں پہونچے گا' اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

www.kitabmart.in

اُس نے اُن کے درمیان روزگار کو تقسیم کیا۔ اور دُنیا میں ان کی جگہیں مقرر کیں۔

جنابِ آدم و حوا کو خداوندِ عالم نے جو امر و نہی فرمائی تھی اس کی پابندی نہ کر سکے جس کی وجہ سے جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔

(اب اُن کی اولاد میں سے) جو صاحبانِ تقویٰ ہیں وہی فضائل کے مالک ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی گفتگو اچھی، جن کا لباس درمیانہ اور جن کی رفتار میں تواضع اور انکساری ہو۔

(نوٹ) چونکہ یہ پورا خطبہ ترجمہ کے ساتھ نہج البلاغہ میں موجود ہے اس لئے یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا جا رہا ہے)

رضامندی اور ناراضگی

عَنْ صَفْوَانِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ، وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِنْ مَالِهِ۔

صفوان بن مہران کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"مومن وہ ہے جو اگر (کسی بات پر) ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اُسے حق سے دُور نہ کر دے، اور اگر خوش ہو تو اسکی خوشی اُسے کسی باطل میں مبتلا نہ کرے اور صاحبِ اختیار ہو تو اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

شیعوں کیلئے ائمہ کرام کا فرمان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللهِ بِتَقْوَى اللهِ، وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِكُمْ فَتَذِلُّوا، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا)

ثُمَّ قَالَ: عُودُوا مَرْضَاهُمْ، وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ، وَاشْهَدُوا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا مَعَهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَاقْضُوا حُقُوقَهُمْ۔

www.kitabmart.in

ثُمَّ قَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ عَلٰی قَوْمٍ یَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ یَأْتَمُّوْنَ بِقَوْمٍ وَیَأْخُذُوْنَ بِقَوْلِهِمْ فَیَأْمُرُوْنَهُمْ وَیَنْهَوْنَهُمْ فَلَا یَقْبَلُوْنَ مِنْهُمْ۔

وَیُذِیْعُوْنَ حَدِیْثَهُمْ عِنْدَ عَدُوِّهِمْ فَیَأْتِیْ عَدُوُّهُمْ اِلَیْنَا فَیَقُوْلُوْنَ لَنَا: اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ وَیَرْوُوْنَ کَذَا وَکَذَا، فَنَقُوْلُ: نَحْنُ نَتَبَرَّأُ مِمَّنْ یَقُوْلُ هٰذَا، فَنَقَعُ عَلَیْهِمِ الْبَرَاءَةُ؟

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"اے بندگانِ خدا میں تمھیں تقویٰ (اور خوفِ خدا) کی وصیت کرتا ہوں، اور (یہ کہ) لوگوں کو اپنے اوپر سوار نہ کرلینا (نہ اُن کے احترام کے خلاف کوئی بات کرنا) ورنہ ذلّت میں پڑ جاؤ گے۔

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: قولوا للناس حُسنا۔ (لوگوں سے اچھی بات کہنا)

پھر فرمایا:۔ (اغیار کے) بیماروں کی عیادت کرنا، اُن کے جنازوں میں شریک ہونا، اُن کے معاملات میں گواہی دینا، اُن کے ساتھ اُن کی مساجد میں نماز پڑھنا، اور اُن کے حقوق ادا کرنا۔

کچھ لوگوں کی یہ بات کتنی سخت ہے کہ:

وہ جن ائمہؑ کی پیروی، اور اُن کے فرمان کو اپنانے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ (ائمہؑ) اُن لوگوں کو جن باتوں کا حکم دیں، یا جن باتوں سے منع کریں (اُن کی پابندی نہ کریں اور) اُن (کا اتباع) نہ کریں۔!؟

اور ان (ائمہؑ کی راز) کی باتوں کو دشمنوں تک پھیلادیں، پھر وہ دشمن ہمارے پاس آکر یہ بتائیں کہ:

کچھ لوگوں نے (یہ باتیں) کہی ہیں، اور فلاں فلاں روایت بیان کی ہے اور ہمیں یہ کہنا (پڑے) کہ جن لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں، ہم اُن سے برأت کرتے ہیں، پھر وہ برأت بھی اُن ہی لوگوں پر پڑے گی۔

گفتار کی صداقت اور ادائے امانت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِی الْخَطَّابِ بِاَسْنَادٍ یَرْفَعُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ: سَلَّمْنَا عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِمِنٰی۔ ثُمَّ قُلْتُ: یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ مُجَازُوْنَ لَسْنَا نُطِیْقُ

www.kitabmart.in

هٰذَا الْمَجْلِسَ مِنْكَ كَمَا أَرَدْنَاهُ فَأَوْصِنَا۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَصِدْقِ الْحَدِيْثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَكُمْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ۔

صَلُّوْا فِيْ مَسَاجِدِهِمْ، وَعُوْدُوْا مَرْضَاهُمْ، وَاتَّبِعُوْا جَنَائِزَهُمْ، فَإِنَّ أَبِيْ حَدَّثَنِيْ أَنَّ شِيْعَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ كَانُوْا خِيَارَ مَنْ كَانُوْا مِنْهُمْ إِنْ كَانَ فَقِيْهًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُؤَذِّنًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ إِمَامًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبَ وَدِيْعَةٍ كَانَ مِنْهُمْ وَكَذٰلِكَ كُوْنُوْا، أَحْبِبُوْنَا إِلَى النَّاسِ وَلَا تُبَغِّضُوْنَا إِلَيْهِمْ۔

(راوی کا بیان ہے کہ)... ہم لوگ منیٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا:

"اے فرزند رسولؐ، ہم لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ جتنا آپ کی ہم نشینی میں بیٹھنا چاہتے تھے، وہ تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے: تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگوں پر فرض ہے کہ خدا (کی خاطر) تقویٰ اختیار کرو، سچی بات کرنا، امانت ادا کرنا، جو تم سے ملے اس سے اچھی طرح ملنا، ہر ایک کو سلام کرنا اور کھلانا پلانا۔

"اُن" لوگوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا، اُن کے بیماروں کی عیادت کرنا، ان کے جنازوں کی مشایعت کرنا، کیونکہ میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ:

شیعیان اہلبیتؑ جہاں بھی ہوں، اُن میں سب سے اچھے لوگ (ہوتے) ہیں۔ فقہ جاننے والا، ان ہی میں سے اچھی اذان دینے والا، ان ہی میں سے، (جماعت قائم ہو تو) امامت کرنے (کے قابل) اُن ہی میں سے، صاحبِ امانت، ان ہی میں سے، اور (لوگ) اپنی چیزیں اُسی کے سپرد کرتے ہوں۔

(دیکھو) تم لوگ بھی ایسے ہی بنو۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو۔ ہم سے متنفر نہ کرنا۔

www.kitabmart.in

شیعوں کی شناخت: عبادت اور سجدوں کے نشان

عَنْ حُمْرَانِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا فِي بَيْتِهِ إِذْ قُرِعَ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْبَابَ۔

فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ انْظُرِي مَنْ بِالْبَابِ، فَقَالُوا: قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ، فَوَثَبَ عَجِلًا حَتَّى كَادَ أَنْ يَقَعَ۔ فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ، وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، رَجَعَ وَقَالَ:

كَذَبُوا فَأَيْنَ اسْتَمَتُ فِي الْوُجُوهِ؟ أَيْنَ أَثَرُ الْعِبَادَةِ؟ أَيْنَ سِيمَاءُ السُّجُودِ؟ إِنَّمَا شِيعَتُنَا يُعْرَفُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشَعْثِهِمْ قَدْ خَرَقَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمُ الْآنَافَ، وَدَثَرَتِ الْجِبَاهَ وَالْمَسَاجِدَ، خُمْصُ الْبُطُونِ ذُبُلُ الشِّفَاهِ قَدْ هَيَّجَتِ الْعِبَادَةُ وُجُوهَهُمْ، وَأَخْلَقَ سَهَرُ اللَّيَالِي وَقَطْعُ الْهَوَاجِرِ جُثَّتَهُمُ الْمُسَبِّحُونَ إِذَا سَكَتَ النَّاسُ وَالْمُصَلُّونَ إِذَا نَامَ النَّاسُ وَالْمَحْزُونُونَ إِذَا فَرِحَ النَّاسُ، يُعْرَفُونَ بِالزُّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمْ بِالْجَنَّةِ۔

حمران بن اعین کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو امام علیہ السلام نے گھر کی خادمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ پر کون ہے؟

اُن لوگوں نے کہلایا کہ: ہم آپ کے شیعہ (آئے) ہیں۔

یہ سُن کر امام علیہ السلام... فوراً ہی باہر تشریف لائے، دروازہ کھول کر انھیں دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔

فرمایا:۔ "ان لوگوں نے غلط بیانی کی۔

اِن کے چہروں پر وہ خصوصیات کہاں ہیں؟۔ عبادت کے آثار کہاں ہیں، سجدوں کے نشان کہاں ہیں۔؟

ہمارے شیعہ تو وہ ہیں:

جو عبادت سے پہچانے جائیں۔

(مسلسل عبادت کرنے سے اُن کی ناک پر (بھی)..نشان پڑ جاتے ہیں، اُن کی پیشانی بھی خاک آلود

www.kitabmart.in

ہوتی ہے اور اعضائے سجود بھی۔

اُن کے پیٹ چپکے ہوئے، لب خشک اور عبادت سے اُن کے چہرے متغیر ہوتے ہیں۔

راتوں کی بیداری اور دن کی تمازت اُن کے جسم کو متاثر کر دیتی ہے۔

جب دنیا کے لوگ (رات کے سناٹے میں) خاموش ہوتے ہیں تو (ہمارے شیعہ) تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں، جب لوگ سو رہے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔

جب لوگ دنیاوی (لذت و) مسرت میں (ڈوبے ہوتے) ہوں تو یہ (خوفِ خدا سے) غمزدہ ہوتے ہیں۔

اپنے زہد اور پارسائی سے پہچانے جاتے ہیں۔

اُن کی گفتگو (نرمی و) رحمت، اور اُن کی مشغولیت کا اصل محور خدا کی رضا اور) جنّت ہوتی ہے۔

صفاتِ ایمانی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اَقَرَّ بِسَبْعَةِ اَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ: اَلْبَرَاءَةُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَالْاِقْرَارُ بِالْوَلَايَةِ وَالْاِيْمَانُ بِالرَّجْعَةِ وَالْاِسْتِحْلَالُ لِلْمُتْعَةِ وَتَحْرِيْمُ الْجَرِّيِّ وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

"جو سات باتوں کا اقرار کرے وہ صاحبِ ایمان ہے:

اصنام اور طاغوت سے بیزاری، ولایت کا اقرار، رجعت پر یقین، عقدِ منقطع کو جائز سمجھنا، مار ماہی کو ..... اور (وضو میں) دونوں موزوں پر مسح کرنا حرام سمجھے۔

دل میں قرآن کی عزت

عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ: مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ اَحَدُّ شَيْءٍ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِاَنَّ عِزَّ الْقُرْآنِ فِيْ قَلْبِهٖ وَمَحْضَ الْاِيْمَانِ فِيْ صَدْرِهٖ وَهُوَ لِيَعْبُدَ اللّٰهَ

www.kitabmart.in

عَزَّوَجَلَّ مُطِيعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ، مُصَدِّقٌ۔

قِيلَ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَشَحَّ شَيْءٍ؟

قَالَ: لِأَنَّهُ يَكْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهٖ، وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِيزٌ، فَلَا يُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُسْرِ مَطْلَبِهٖ، وَإِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهٖ۔

قِيلَ: مَا عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَرْبَعَةٌ: نَوْمُهُ كَنَوْمِ الْغَرْقَى، وَأَكْلُهُ كَأَكْلِ الْمَرْضَى، وَبُكَاؤُهُ كَبُكَاءِ الثَّكْلَى وَقُعُودُهُ كَقُعُودِ الْمُتَوَالِبِ۔

قِيلَ لَهُ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِحِفْظِ فَرْجِهٖ عَنْ فُرُوجٍ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا تَمِيلَ بِهٖ شَهْوَتُهُ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفَى بِهٖ، وَاسْتَغْنَى بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ۔

وَقَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ:

عِلْمُهُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ، وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهٖ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ الْبَدَنِ نَحِيفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ فِي دِينِهٖ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ۔

وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ، وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَنْحَتَ مِنْ دِينِهٖ شَيْئًا وَذٰلِكَ لِضَنِّهٖ بِدِينِهٖ، وَشُحِّهٖ عَلَيْهِ۔

مسعدہ بن صدقہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ مومن میں اتنی تندی کیوں ہوتی ہے۔؟

فرمایا کہ: کیونکہ اس کے دل میں قرآن کی عزت ہوتی ہے، اس کے سینے میں خالص ایمان ہوتا ہے وہ خداوندِ عالم کی عبادت کرتا ہے، خدا اور اس کے رسول کا اطاعت گذار اور (اُن کے کلام کی) مکمل تصدیق

www.kitabmart.in

کرنے والا ہوتا ہے۔

پوچھا گیا کہ: (بسا اوقات) بخیل کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا کہ:۔ وہ حلال طریقہ سے رزق کماتا ہے، جبکہ حلال حاصل کرنا (بسا اوقات) بہت دشوار ہوتا ہے تو چونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ رزق حلال حاصل کرنا کتنا سخت ہے، اس لئے اپنے ہاتھ سے اُسے کھونا پسند نہیں کرتا، اور جب سخاوت پر آمادہ ہو تب بھی بے محل خرچ نہیں کرتا۔

پوچھا گیا کہ: علاماتِ مومن کیا ہیں۔؟

فرمایا: بے چینی کے ساتھ سوتا ہے، بیماروں کی طرح (مختصر) کھانا کھاتا ہے، (خوف خدا سے) اس طرح روتا ہے جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے پر روئے اور اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے کہیں جانے کی جلدی میں ہوں (؟)

پوچھا گیا:۔ کیا وجہ ہے کہ "کچھ" میں نکاح کی خواہش زیادہ ہوتی ہے؟

فرمایا:۔ چونکہ وہ ہر قسم کی غلط کاریوں سے اپنا دامن بچاتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اس کی خواہشاتِ نفسانی اُسے اِدھر اُدھر مائل کر دیں (اس لئے نکاح کر لیتا ہے)

اور جب اُسے حلال مل جائے تو اسی پر اکتفا کرتا ہے، اور اسے پا لینے کے بعد دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا:

"مومن کی تین خصلتیں ہیں، جو بس اُسی میں ہوتی ہیں:

(۱) خداوندِ عالم کی معرفت۔ (۲):۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس سے محبت کرنی ہے۔ (۳) دشمن کی پہچان۔

فرمایا کہ:۔

"مومن قلب کے اعتبار سے (بہت) مضبوط ہوتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ بدن کے اعتبار سے کمزور، اور جسم کے لحاظ سے لاغر ہونے کے باوجود، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے۔

فرمایا کہ:

"مومن اپنے دین (کے معاملے) میں پہاڑ سے زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے:۔ کیونکہ پہاڑ سے تو

www.kitabmart.in

بعض اوقات کچھ حصہ تراش لیا جاتا ہے، لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مومن کے دین کا کوئی حصہ تراش لے (کم کردے) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو بہت زیادہ سنبھال کر، اور حفاظت سے رکھتا ہے۔ (مفہوم)

مسلمان، مہاجر، مومن

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِاِئْتِمَانِ النَّاسِ إِيَّاهُ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ. أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مومن کو مومن کس بناء پر کہا گیا ہے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال کو اس کی طرف سے امن و امان حاصل ہے۔

"کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلمان کون ہے؟۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے انسان محفوظ ہو۔

"کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون؟۔ وہ جو برائیوں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

نیکی سے خوش ہونے والا

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَةٌ وَسَرَّتْهُ حَسَنَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:

"جس شخص کو برائی سے تکلیف پہونچے اور نیکی سے خوشی محسوس ہو، وہ مومن ہے۔

www.kitabmart.in

عَنْ جَنَابِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا أَقْبَحُ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ۔

جناب واسطی کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"مومن کیلئے کتنی بُری بات ہے کہ اُسے کوئی ایسی خواہش ہو جو اسے رسوا کر دے!!

فولاد سے زیادہ قوی

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَشَدُّ مِنْ زُبَرِ الْحَدِيدِ إِنَّ الْحَدِيدَ إِذَا أُدْخِلَ النَّارَ تَغَيَّرَ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِلَ ثُمَّ نُشِرَ، ثُمَّ قُتِلَ لَمْ يَتَغَيَّرْ قَلْبُهُ۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مومن۔ فولاد سے زیادہ قوی ہے، لوہے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو بدل جائے گا، لیکن مومن کو قتل کیا جائے۔ آرے سے چیر دیا جائے، پھر قتل کر دیا جائے، تب بھی اس کے دل (کی حالت تبدیل نہیں ہوگی (وہ مومن ہی رہے گا)

سب کی اصل ایک ہے

عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَصْلٍ وَاحِدٍ، لَا يَدْخُلُ فِيهِمْ دَاخِلٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ مِثْلُهُمْ وَاللهِ مِثْلُ الْأَرْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَمِثْلُ الْأَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَمَنْ رَأَيْتَهُمْ يُخَالِفُ ذَلِكَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بَتَاتًا أَنَّهُ مُنَافِقٌ۔

مفضل کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

خداوند عالم نے مومنین کو ایک اصل سے پیدا کیا ہے اُن میں نہ کوئی باہر سے داخل ہو سکتا ہے نہ اندر سے باہر نکل سکتا ہے۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے جسم دسر یا انگلیاں اور ہتھیلیاں (جو ایک دوسرے سے ہمیشہ جڑی ہوتی ہیں) اگر کسی کو اس سے مختلف پاؤ تو سمجھ لو کہ وہ منافق ہے۔

www.kitabmart.in

سردی مومن کیلئے بہار کا زمانہ ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
اَلشِّتَاءُ رَبِيْعُ الْمُؤْمِنِ، يَطُوْلُ فِيْهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلٰى قِيَامِهِ۔

سلیمان دیلمی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"سردی کا زمانہ، مومن کیلئے موسم بہار ہے، جس کی رات لمبی ہوتی ہے اور اُسے دیر تک نماز پڑھنے میں مدد ملتی ہے۔

دُنیا کی آزمائشیں

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ آمَنَهُ مِنَ الْعَمٰى فِي الْآخِرَةِ، وَمِنَ الشَّقَاءِ، يَعْنِي عَمَى الْبَصَرِ۔

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ

"خداوندِ عالم نے مومن کو دنیا کی آزمائشوں سے محفوظ نہیں قرار دیا ہے، البتہ اُسے آخرت کی نابینائی اور شقاوت یعنی اندھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

ہیرا پھیری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ لَا يَكُوْنُ مُحَارِفًا۔

سعید بن غزوان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"مومن ہیرا پھیری کرنے والا نہیں ہوتا۔

www.kitabmart.in

ایمانی صفات

عَنِ الصَّالِحِ بْنِ مِيثَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اِسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ:

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ، وَكَظَمَ غَيْظَهُ وَاحْتَسَبَ وَعَفَا، كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

صالح بن میثم کی روایت ہے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جس شخص میں تین باتیں ہوں اُس کے اندر ایمان کی صفات کامل ہیں:

(۱) جو ظلم پر صبر کرے (۲) غصّہ کو پی جائے (۳) خدا سے اجر کی امید رکھتے ہوئے معاف کر دے، تو یہ اُن لوگوں میں سے ہے جنھیں خداوندِ عالم جنّت میں داخل کرے گا اور ربیعہ و مُضر کے برابر اس کی سفارش قبول کرے گا۔

آزمائشوں پر صبر

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونُوا مُؤْتَمِنِينَ، وَحَتَّى تَعُدُّوا الْفَاقَةَ وَالرَّخَاءَ مُصِيبَةً، وَذَلِكَ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔

زید کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ (لوگ تمہاری) امانت پر اطمینان نہ (نہ رکھتے ہوں) اور فارغ البالی کو بھی (ایک طرح کی) مصیبت نہ سمجھنے لگو۔

کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا خوشحالی (و فارغ البالی) کی عافیت سے افضل ہے۔

www.kitabmart.in

مومن کے آداب و اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صِفْ لِيَ الْمُؤْمِنَ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ، وَحَزْمٌ فِي لِينٍ، وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ، وَحِرْصٌ فِي فِقْهٍ، وَنَشَاطٌ فِي هُدًى، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ، وَاغْمَاضٌ فِي شَهْوَةٍ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ، وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ، وَقَصْدٌ فِي غِنًى، وَتَجَمُّلٌ فِي فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ، وَطَاعَةٌ فِي نَصِيحَةٍ، وَوَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ، وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ. وَفِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ، وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ، وَفِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ، لَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ وَلَا يَبْغِ، وَإِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ، وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ، وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا يَسْبِقُهُ نَظَرُهُ، وَلَا تُفْضِحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ، وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ.

وَلَا يُقَتِّرُ وَلَا يُبَذِّرُ وَلَا يُسْرِفُ بَلْ يَقْتَصِدُ. يَغُمُّ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ. لَا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا وَلَا يَفْزَعُ مِنْ مَهَائِلِ النَّاسِ. لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا يُرَى فِي حِلْمِهِ نَقْصٌ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ. يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ وَيَكِيفُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ فَهَذِهِ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گذارش کی کہ مومن کی صفات بیان کیجیے تو فرمایا:

مومن:۔

دین کے معاملے میں بہت مضبوط ـــ دانشمندی کے ساتھ نرم دل ـــ اُس کا ایمان یقین سے ہم آہنگ ـــ فہم و فراست کی طمع رکھنے والا ـــ ہدایت کی راہ پر انبساط کے ساتھ گامزن۔ نیکی کے ساتھ استقامت کا مالک ـــ نرمی کے باوجود ہوشیار ـــ حق کی راہ میں سخاوت کرنے والا ـــ تونگری میں بھی میانہ روی اختیار کرنے والا ـــ تنگدستی کے باوجود خود دار ـــ قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دینے والا ـــ اخلاص کے ساتھ اطاعتِ پروردگار کرنے والا ـــ دنیا کی رغبت ہونے کے باوجود پرہیزگاری اختیار کرنے والا ـــ جہاد کا بہت زیادہ مشتاق ـــ انہماک

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

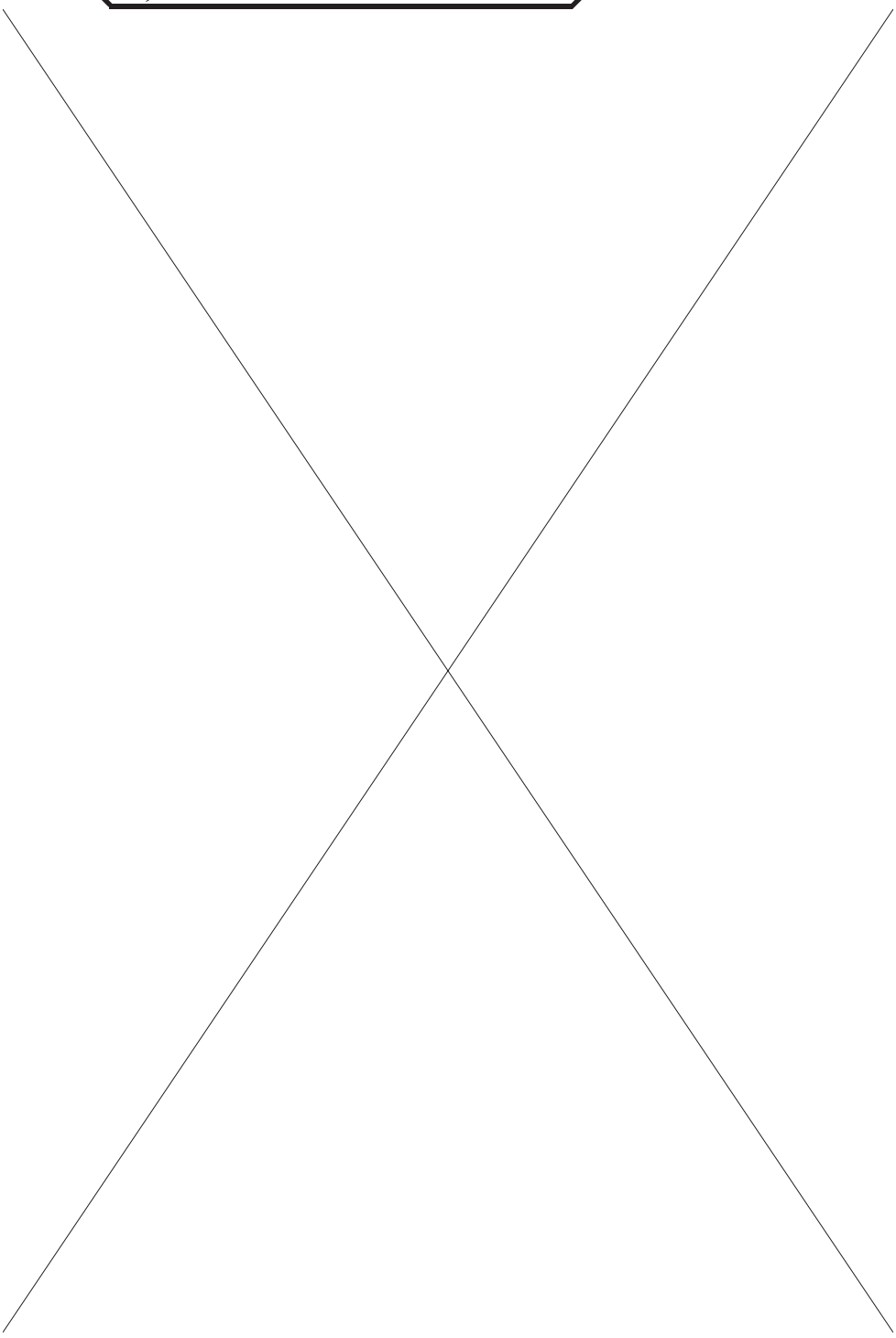

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بَيْتاً مُظْلِماً إِلَّا مَعَ السِّرَاجِ۔

(اے علیؑ — خداوند عالم نے میری امت کے لئے (مندرجہ ذیل باتیں ناپسند قرار دی ہیں:
نماز میں (ہاتھوں سے) کھیلنا صدقہ دے کر احسان جتانا۔ ناپاکی کی صورت میں مسجد میں آنا، قبروں کے درمیان ہنسنا، گھروں میں جھانکنا، اور عورت کے... حصّے کو دیکھنا کیونکہ اس سے نابینا ہونے کا (اندیشہ ہے)

ہمبستری کے وقت بات چیت مکروہ ہے کیونکہ اس سے (بچّہ گونگا ہو سکتا ہے)
مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان سونا مکروہ ہے، رزق سے محرومی کا سبب بنے گا۔
آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہانا مکروہ ہے (اگرچہ کوئی دیکھنے والا نہ ہو، ورنہ حرام ہو جائے گا۔)
نہر میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے، کیونکہ وہاں بھی فرشتے آباد ہیں۔
حمام میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے۔
صبح کی نماز میں، اذان و اقامت کے درمیان بات کرنا مکروہ ہے۔
جب سمندر میں طغیانی ہو تو سمندری سفر مکروہ ہے۔
کسی ایسی چھت پر سونا مکروہ ہے، جس کی چار دیواری نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ: جو شخص بغیر چار دیواری کی چھت پر سوئے اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔

www.kitabmart.in

مکروہ ہے کہ کوئی شخص گھر کے اندر اکیلا سوئے۔
عورت کے ساتھ اس کی ناپاکی کے دنوں میں ہمبستری... کرنے سے اگر اولاد پاگل یا مبروص پیدا ہو تو اپنے آپ کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔
بہتی ہوئی نہر کے کنارے پیشاب کرنا مکروہ ہے۔
پھلدار کھجور یا درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔
کھڑے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔
کھڑے ہو کر جوتے پہننا مکروہ ہے۔
چراغ کے بغیر کسی اندھیرے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

❁

:- يَا عَلِيُّ آفَةُ الْحَسَبِ الْاِفْتِخَارُ۔
اے علیؑ — فخر و مباہات کرنا حسب (نسب) کے لئے آفت ہے۔

❁

:- يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔
اے علیؑ — جو شخص خداوندِ عالم سے ڈرتا ہے (خدا) ہر ایک کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے۔ اور جو خداوندِ عالم سے نہیں ڈرتا (اس کے دل میں خدا) ہر چیز کا خوف ڈال دیتا ہے۔

❁

:- يَا عَلِيُّ ثَمَانِيَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمُ الصَّلَاةَ :
اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ، وَالنَّاشِزُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ، وَتَارِكُ الْوُضُوْءِ، وَالْجَارِيَةُ الْمُدْرِكَةُ تُصَلِّيْ بِغَيْرِ خِمَارٍ، وَ اِمَامُ قَوْمٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، وَالسَّكْرَانُ وَالزِّنْدِيْقُ وَهُوَ الَّذِيْ يُدْمِنُ الْبَوْلَ وَالْغَائِطَ۔

www.kitabmart.in

(اے علیؑ — خداوندِ عالم آٹھ (قسم کے) لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا:

(۱) :- بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آئے۔

(۲) :- وہ نافرمان بیوی، جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو (۳) :- زکواۃ سے منع کرنے والا۔

(۴) :- وضو ترک کرنے والا۔ (۵) :- وہ بالغ لڑکی جو دوپٹہ کے بغیر نماز پڑھے۔ (۶) :- وہ پیش نماز، جو اُن لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، جو اُسے پسند نہیں کرتے۔ (۷) :- نشہ میں ڈوبا ہوا شخص۔

(۸) :- جسے (شدّت سے) پیشاب یا پاخانہ لگ رہا ہو اور وہ اُسے) روک کر نماز پڑھ رہا ہو۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ بَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ، مَنْ آوَی الْیَتِیْمَ وَرَحِمَ الضَّعِیْفَ ، وَ أَشْفَقَ عَلٰی وَالِدَیْہِ ، وَرَفَقَ بِمَمْلُوْکِہٖ۔

اے علیؑ — جس شخص میں ۴ خصوصیات ہوں گی، اس کے لئے خداوندِ عالم جنّت میں گھر تعمیر کرے گا:

(۱) ہو یتیم کو پناہ دے۔ (۲) ، کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرے۔ (۳) :- اپنے والدین کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے (۴) اپنے غلام (اور خدمت گار) کے ساتھ نرم دلی کرے۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِھِنَّ فَھُوَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ : مَنْ اَدّٰی اللّٰہَ بِمَا افْتَرَضَ عَلَیْہِ فَھُوَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ ، وَمَنْ وَرَعَ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ، فَھُوَ مِنْ اَوْرَعِ النَّاسِ ، وَمَنْ قَنَعَ بِمَا رَزَقَہُ اللّٰہُ ، فَھُوَ مِنْ اَغْنَی النَّاسِ۔

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان (کی انجام دہی) کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ افضل انسان ہوگا۔

(۱) :- خداوندِ عالم نے جن باتوں کو فرض قرار دیا ہے (ان سب کو) انجام دے تو وہ خدا کا بہت عبادت گذار بندہ ہے۔ (۲) :- جو شخص خداوندِ عالم کی حرام کردہ (سب) باتوں سے دامن بچائے تو وہ بہت پرہیز گار شخص ہے۔ (۳) :- جو شخص خداوندِ عالم کے عطا کردہ

www.kitabmart.in

رزق پر مطمئن رہے تو وہ بہت بے نیاز انسان ہے۔

❁

(۳۵) یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ لَا تُطِیْقُهَا هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَلْمُوَاسَاةُ لِلْاَخِ فِیْ مَالِهٖ وَ اِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهٖ وَذِکْرُ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلَیْسَ هُوَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلٰکِنْ اِذَا وَرَدَ عَلٰی مَا یَحْرُمُ عَلَیْهِ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهٗ وَتَرَکَهٗ۔

اے علیؑ ــــ تین باتیں ایسی ہیں جن کی اُمّت کے لوگوں میں (گویا) طاقت ہی نہیں ہے :

(۱) :- اپنے مال سے اپنے بھائیوں کو نوازنا (۲) :- اپنے نفس کے خلاف لوگوں سے انصاف کرنا (۳) ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا۔

(اس خدا کو یاد رکھنے یا) ذکرِ خدا کا مطلب سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ نہیں، بلکہ (اس کا مقصد یہ ہے کہ) : جب بھی کوئی حرام بات پیش آئے تو خدا کے خوف سے اسے ترک کرے۔

❁

(۳۶) :- یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ اِنْ اَنْصَفْتَهُمْ ظَلَمُوْکَ : اَلسَّفَلَةُ وَاَهْلُکَ وَخَادِمُکَ۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ لَا یَنْتَصِفُوْنَ مِنْ ثَلَاثَةٍ : حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ، وَعَالِمٌ مِنْ جَاهِلٍ، وَقَوِیٌّ مِنْ ضَعِیْفٍ۔

اے علیؑ ــــ تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ انصاف (بھی) کرو تو وہ تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے۔

(۱) پست فطرت لوگ (۲) : تمہارے اہل (خاندان وغیرہ) (۳) تمہارے خدمت گار۔

اے علیؑ ــــ تین قسم کے لوگ وہ ہیں جو (عام طور سے) تین (قسم کے لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے (۱) : آزاد، غلام کے ساتھ (۲) : عالم، جاہل کے ساتھ (۳) طاقت ور کمزور

www.kitabmart.in

کے ساتھ۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ سَبْعَۃٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَقَدْ اِسْتَکْمَلَ حَقِیْقَۃَ الْاِیْمَانِ وَاَبْوَابُ الْجَنَّۃِ مُفَتَّحَۃٌ لَہٗ: مَنْ اَسْبَغَ وُضُوْءَہٗ، وَاَحْسَنَ صَلَاتَہٗ، وَاَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ، وَکَفَّ غَضَبَہٗ، وَسَجَنَ لِسَانَہٗ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ لِذَنْبِہٖ، وَاَدّٰی النَّصِیْحَۃَ لِاَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّہٖ۔

اے علیؑ ـــ سات باتیں جس میں ہونگی وہ حقیقت ایمان کو تکمیل تک پہونچائے گا اور جنت کے دروازے اُس کے لئے کھول دیئے جائیں گے:

(۱) وضو کامل طریقے سے کرتا ہو (۲) نماز اچھی طرح سے پڑھتا ہو۔ (۳):۔ اپنے مال کی زکواۃ ادا کرتا ہو۔ (۴) اپنے غصّے پر قابو رکھتا ہو۔ (۵):۔ اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہو (۶):۔ خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہو (۷):۔ اہلبیتِ پیغمبرؐ کے ساتھ خلوص رکھتا ہو۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ، لَعَنَ اللّٰہُ ثَلَاثَۃً: آکِلَ زَادِہٖ وَحْدَہٗ، وَرَاکِبَ الْفَلَاۃِ وَحْدَہٗ، وَالنَّائِمَ فِیْ بَیْتٍ وَحْدَہٗ۔

اے علیؑ ـــ تین قسم کے لوگوں کے لئے .. نفرین ہے:

(۱)۔ (دورانِ سفر) اپنا توشۂ راہ اکیلا کھانے والا۔

(۲)۔ بیابانوں میں تنہا سواری کرنے والا۔

(۳)۔ گھر میں اکیلے سونے والا۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ یَتَخَوَّفُ مِنْھُنَّ الْجُنُوْنُ: اَلتَّغَوُّطُ بَیْنَ الْقُبُوْرِ، وَالْمَشْیُ فِیْ خُفٍّ وَاحِدٍ، وَالرَّجُلُ یَنَامُ وَحْدَہٗ۔

اے علیؑ ـــ تین باتیں ایسی ہیں جن سے جنون کا اندیشہ ہے:

www.kitabmart.in

(۱):۔ قبروں کے بیچ میں رفعِ حاجت کرنا (۲):۔ ایک پیر میں جوتا پہن کر چلنا۔ (۳) کسی شخص کا تنہا گھر میں سونا۔

❁

❁ يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكَذِبُ: اَلْمَكِيدَةُ فِي الْحَرْبِ، وَعِدَتُكَ زَوْجَتَكَ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

اے علیؑ — تین مواقع پر لوگوں سے سچ نہ بولنا بھی اچھا ہے۔

(۱) جنگ کی تدبیر کے بارے میں (۲):۔ بیوی سے وعدے (۳):۔ لوگوں کے درمیان مصالحت کراتے وقت۔

❁

❁ يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ:

مُجَالَسَةُ الْأَنْذَالِ، وَمُجَالَسَةُ الْأَغْنِيَاءِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ

اے علیؑ — تین (قسم کے) لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(۱) پست لوگوں کے ساتھ نشست و برخواست (۲) ثروت مندوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔

(۳):۔ عورتوں سے بات چیت میں لگے رہنا۔

❁

❁ يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنْ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ: اَلْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَإِنْصَافُكَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمُتَعَلِّمِ

اے علیؑ تین باتیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں:

(۱):۔ تنگدستی میں بھی لوگوں پر خرچ کرنا (۲):۔ اپنی طرف سے سب کے ساتھ انصاف کرنا۔

(۳):۔ تشنگانِ علم کو علم کی دولت سے نوازنا۔

❁ ۔ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ عَمَلُهُ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ وَ

www.kitabmart.in

خُلُقٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ، وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجُهَّالِ۔

(اے علیؑ — تین باتیں (ایسی ہیں کہ) جس شخص میں نہ ہوں گی اُس کا عمل کامل نہیں ہوگا:

(۱):۔ ایسی پرہیز گاری جو اُسے گناہ سے روکے (۲) خوش اخلاقی جس کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ (اچھا) سلوک کرے۔ (۳):۔ حلم و بردباری، جس کے ذریعہ جہالت کرنے والوں کے ساتھ درگذر کرے۔

❁

۔ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ فَرَحَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا: لِقَاءُ الْإِخْوَانِ، وَتَفْطِيرُ الصَّائِمِ، وَالتَّهَجُّدُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ۔

اے علیؑ — دنیا میں مومن کیلئے تین باتیں باعثِ فرحت ہیں:

(۱): دوستوں سے ملاقات (۲): روزہ دار کو افطار کرانا (۳) رات کے آخری حصّے میں نمازِ شب پڑھنا۔

❁

۔ يَا عَلِيُّ أَنْهَاكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَلْحَسَدِ وَالْحِرْصِ وَالْكِبْرِ۔

اے علیؑ — تین باتوں سے منع کرتا ہوں:

(۱): حسد (۲): حرص و طمع۔ (۳): تکبّر۔

❁

۔ يَا عَلِيُّ أَرْبَعُ خِصَالٍ مِنَ الشَّقَاءِ: جُمُودُ الْعَيْنِ، وَقَسَاوَةُ الْقَلْبِ، وَبُعْدُ الْأَمَلِ، وَحُبُّ الْبَقَاءِ۔

اے علیؑ — چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں:

(۱): پتھر جیسی آنکھ (۲): سنگدلی۔ (۳): لمبی آرزوئیں۔ (۴) دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے کی خواہش۔

www.kitabmart.in

۔ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ دَرَجَاتٍ وَثَلَاثٌ كَفَّارَاتٍ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٍ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٍ فَأَمَّا الدَّرَجَاتُ : فَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَأَمَّا الْكَفَّارَاتُ : فَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالتَّهَجُّدُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ : فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ۔ وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ : فَخَوْفُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ، وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ۔

اے علیؑ ـــ (مندرجہ ذیل باتوں میں سے) تین میں درجات (کی بلندی)، تین میں (گناہوں کا) کفارہ، تین میں ہلاکت (کا اندیشہ) اور تین باتوں میں نجات ہے:

- ـــ (۱) درجات (کی بلندی والے کام): سخت سردی میں بھی کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، رات و دن (کے مختلف اوقات میں) جماعت کے لئے گھر سے جانا۔
- ـــ (۲): جن باتوں میں (گناہوں کا کفارہ ہے):۔ ہر ایک کو سلام کرنا۔ (لوگوں کو) کھانا کھلانا، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نمازِ شب پڑھنا۔
- ـــ (۳): وہ باتیں جن میں ہلاکت (کا اندیشہ) ہے:۔ (سخت) کنجوسی، جس کے تقاضوں کے مطابق عمل کیا جائے، خواہشِ نفس جس کی پیروی کی جائے، اور کسی شخص کا خود پسندی (میں مبتلا ہونا)۔
- ـــ (۴):۔ وہ باتیں جو نجات کا ذریعہ ہیں: ظاہر و باطن اور مخفی طور پر (ہر طرح) خدا سے ڈرتے رہنا، تونگری اور محتاجی کے درمیان توازن رکھنا، ناراضگی اور خوشی (ہر حالت میں) انصاف ہی کی بات کہنا۔

❁

۔ يَا عَلِيُّ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ۔

اے علیؑ ـــ رضاعی رشتہ (اُس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتا جب بچے کی شیر خواری کی مدت گذر جائے، اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی کی حدود باقی نہیں رہتیں۔

www.kitabmart.in

یَا عَلِیُّ سِرْ سَنَتَیْنِ بِرِّ وَالِدَیْكَ، سِرْ سَنَةً صِلْ رَحِمَكَ، سِرْ مِیلاً عُدْ مَرِیضاً، سِرْ مِیلَیْنِ شَیِّعْ جَنَازَةً، سِرْ ثَلَاثَةَ أَمْیَالٍ أَجِبِ الْمَلْهُوفَ، سِرْ سِتَّةَ أَمْیَالٍ انْصُرِ الْمَظْلُومَ وَعَلَیْكَ بِالْاِسْتِغْفَارِ۔

اے علیؑ — والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کے لئے (اگر اتنی طویل مسافت طے کرنا پڑے کہ) دو سال لگ جائیں، تو یہ مسافت طے کرو، صلۂ رحم کے لئے ایک سال کی مسافت، مریض کی عیادت کیلئے ایک میل (پیدل جانا پڑے) تو جاؤ، تشیع جنازہ کے لئے دو میل (چلنا پڑے تو) جاؤ، خوشنودیٔ خدا کیلئے کسی برادر (مومن) سے ملنے کے لئے چار میل (چلنا پڑے تو) چلو، کسی فریادرس (کی مدد) کے لئے پانچ میل جانا پڑے تو) جاؤ، کسی مظلوم کی نصرت کے لئے چھ میل (چلنا پڑے تو) چلو — اور تم پر فرض ہے کہ استغفار کرتے رہو۔

❁

یَا عَلِیُّ لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: اَلصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ وَالصِّیَامُ۔

وَ لِلْمُكَلِّفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: یَتَمَلَّقُ إِذَا حَضَرَ، وَیَغْتَابُ إِذَا غَابَ، یَشْمَتُ بِالْمَعْصِیَةِ۔

وَلِلظَّالِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: یَقْهَرُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ، وَمَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِیَةِ، وَ یُظَاهِرُ الظَّلَمَةَ۔

وَلِلْمُرَائِی ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: یَنْشَطُ إِذَا كَانَ عِنْدَ النَّاسِ، وَیَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَیُحِبُّ أَنْ یُحْمَدَ فِی جَمِیعِ أُمُورِهِ۔

وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

اے علیؑ — مومن کی تین نشانیاں ہیں:

(۱) نماز۔ (۲) زکواۃ۔ (۳) روزہ۔

اور جھوٹے دعویدار کی بھی تین نشانیاں ہیں۔

www.kitabmart.in

(۱) سامنے ہو تو چاپلوسی کرے (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ (۳) (کوئی) گناہ سرزد ہو جائے) تو طعنہ زنی کرے۔

● ظالم کی تین نشانیاں ہیں :۔

(۱) : جو اس سے کمزور ہو اس کے ساتھ زبردستی کرے (۲) : اوپر والے (معبودِ برحق) کی نافرمانی کرے۔ (۳) : ظالموں کی ہمنوائی کرے۔

● ریاکار کی تین نشانیاں ہیں :

جب لوگوں کے درمیان ہو تو کارکردگی دکھائے، تنہا ہو تو سستی کرے، اور اس بات کا خواہشمند ہو کہ ہر کام میں اس کی تعریف کی جائے۔

● منافق کی تین نشانیاں ہیں :

بات چیت میں غلط بیانی کرے۔ (۲) : وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرے (۳) اُسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

❁

❁ :۔ يَا عَلِيُّ۔ تِسْعَةُ أَشْيَاءٍ تُوْرِثُ النِّسْيَانَ : أَكْلُ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ، وَأَكْلُ الْكُزْبَرَةِ وَالْجُبْنِ، وَسُؤْرُ الْفَأْرَةِ وَقِرَاءَةُ كِتَابَةِ الْقُبُوْرِ، وَالْمَشْيُ بَيْنَ إِمْرَأَتَيْنِ وَطَرْحُ الْقُمَّلَةِ، وَالْحَجَامَةُ فِي النُّقْرَةِ، وَالْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

اے علیؑ ــ نو چیزوں سے بھولنے کا مرض (پیدا) ہوتا ہے :

(۱) : ترش سیب کھانا۔ (۲) کزبرہ نامی سلاد (۳) : پنیر کھانا۔ (۴) چوہے کی جُھٹالی ہوئی چیز کھانا (۵) قبروں کی تحریریں پڑھنا۔ (۶) دو عورتوں کے درمیان چلنا، (۷) جُوئیں پھینکنا۔ (۸) چاندی سے کھجانا۔ (۹) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

❁

❁ :۔ يا علي العيش في ثلاثة : دار قوراء نوراء، وجارية حسناء وفرس قباء۔

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

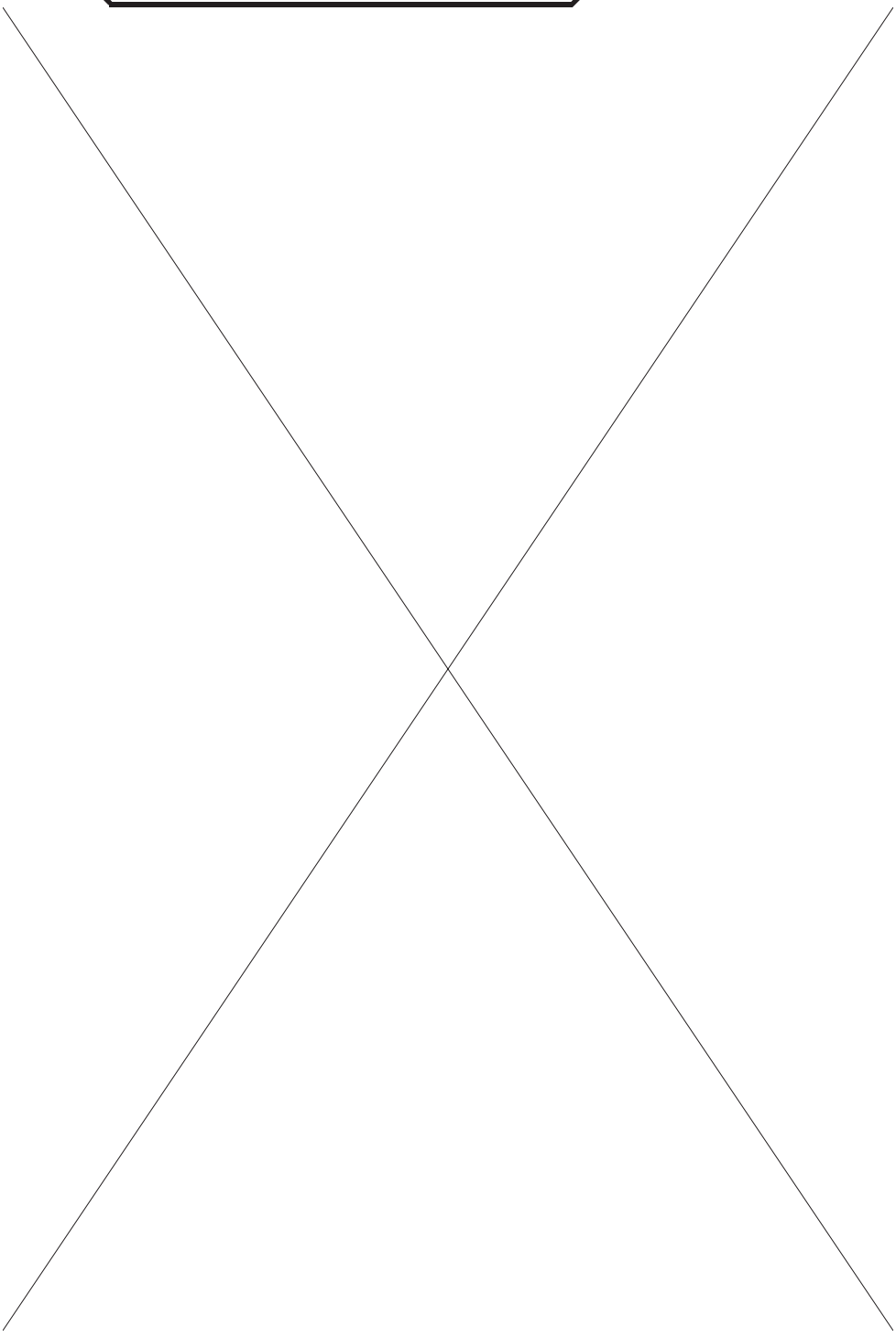

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

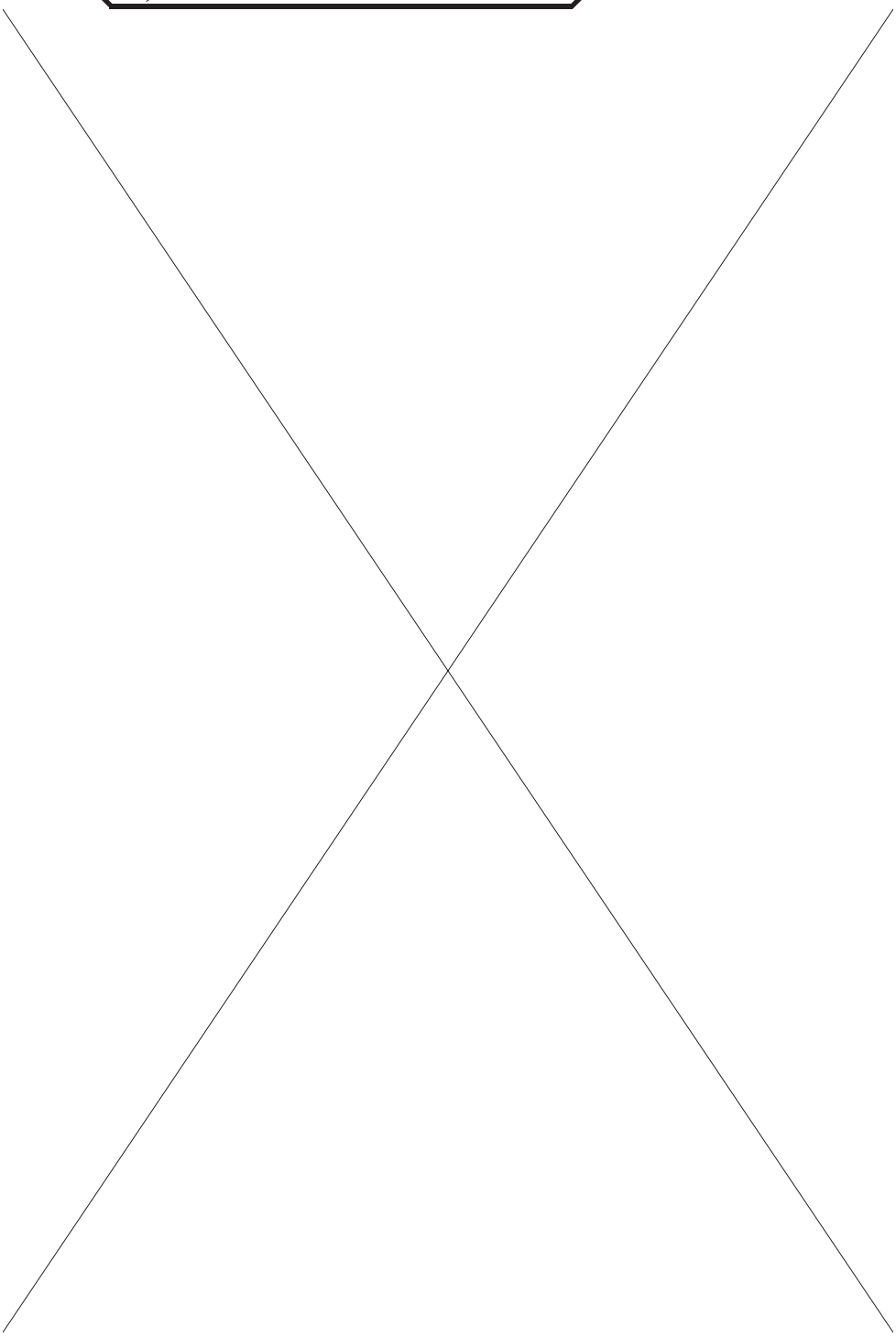

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔ "تم میں سے زیادہ قوی اور طاقت ور وہ ہے کہ جب خوش ہو تو اسکی خوشی اسے کسی گناہ اور غلط بات کی طرف نہ لے جائے، ناراض ہو تو اُس کا غصہ اُس کی زبان سے ناحق بات نہ نکلوا دے، اور اگر صاحبِ اختیار ہو تو جو چیز اُس کی نہیں ہے اُسے کسی کو دینے نہ لگے۔

حُسنِ سُلوک

روی الحسن بن محبوب، عن أبی ولّاد الحناط قال: سألت اباعبد اللّٰہ الصادق جعفر بن محمّد علیہما السلام عن قول اللّٰہ عزّوجلّ: وبالوالدین احسانا ما ھٰذا الاحسان؟ فقال: الاحسان أن تحسن صحبتھما وأن یکلّفا أن یسألاك عن شیئ ممّا یحتاجان إلیہ ان کان مستغنین، إنّ اللّٰہ عزّوجلّ یقول: (لن تنالوا البرّ حتّی تنفقوا ممّا تحبّون)۔ ثمّ قال علیہ السلام: (إمّا یبلغنّ عندك الکبر أحدھما أو کلاھما فلا تقل لھما وقل لھما قولا کریما والقول الکریم ان تقول لھم غفر اللّٰہ لکما فذٰلك منك قول کریم واخفض لھما جناح الذّل من الرّحمۃ) وھو ان لا تملأ عینیك من النظر إلیھما۔ وتنظر إلیھما برحمۃ ورأفۃ، وأن لا ترفع صوتك اف ولا تقل لھما اف۔ إن أضجراك۔ ولا تنھرھما۔ إن ضرباك۔

"

حسن بن محبوب سے منقول ہے ... راوی نے امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے قرآنِ مجید کی اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ:

وبالوالدین احسانا (ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو)۔ یہ حُسن سلوک کیا ہے؟

امام نے فرمایا کہ: اُن کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو، جن چیزوں کی انھیں ضرورت (ہو سکتی) ہے اُن کے بارے میں انھیں زبان سے نہ کہنا پڑے (بلکہ خود ہی سمجھ داری سے کام لے کر اُنکی ضروریات پوری کر دو) چاہے وہ مستغنی کیوں نہ ہوں۔

www.kitabmart.in

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے)

پھر فرمایا:

(ماں باپ کے حقوق کے سلسلے میں) آیت میں آگے چل کر ارشادِ قدرت ہے:

اما یبلغن عندك الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما (اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے تک پہونچ جائیں تو ان سے (کسی بات پر) اف نہ کہنا، اور نہ سختی سے بات نہ کرنا۔

(آگے چل کر ارشادِ قدرت ہے) قل لھما قولا کریما (ان سے شائستہ بات کرنا)

(ارشادِ قدرت ہے) واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ (ان کے سامنے بازوئے اطاعت کو رحمدلی کے ساتھ جھکائے رکھنا)

(امامؑ نے فرمایا):۔ انھیں آنکھیں پھاڑ کر مت دیکھنا بلکہ شفقت و محبت کی نگاہ سے دیکھنا، اپنی آواز کو اُن کی آواز سے بلند نہ ہونے دینا (کوئی کام انجام دیتے وقت) اپنا ہاتھ بھی اُن کے ہاتھ سے نیچے رکھنا، اور (چلتے وقت) اُن سے قدم آگے نہ بڑھانا۔

خُدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ

روی الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطیۃ، عن عابد الاخسی، عن ابی حمزۃ الثمالی قال: قال زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام:

ألا إن أحبکم إلی اللہ عزوجل أحسنکم عملا، وإن أعظمکم عند اللہ حظا أعظمکم فیما عند اللہ رغبۃ، وإن أنجی الناس من عذاب اللہ أشدھم للہ خشیۃ، وإن أقربکم إلی اللہ أوسعکم خلقا، وإن أرضاکم عند اللہ أسبغکم علی عیالہ، وإن أکرمکم عند اللہ أتقاکم۔

www.kitabmart.in

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے:

یاد رکھو — خداوندِ عالم کی بارگاہ میں، تم سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو۔

خدا کی بارگاہ میں، تم میں سے اس شخص کا سب سے بڑا حصہ ہے جس نے خدا سے سب سے زیادہ امید رکھی ہو۔

عذاب سے سب سے زیادہ چھٹکارہ اسے نصیب ہوگا، جو خوفِ خدا سب سے زیادہ رکھتا ہو۔

اللہ سے سب سے زیادہ قریب، تم میں سے وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے وسیع ہو۔

اور تم میں سے، خداوندِ عالم، سب سے زیادہ خوش اُس سے ہوگا، جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے زیادہ فیاضی کرے۔

اور بیشِ پروردگار تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے، جس کا تقویٰ سب سے زیادہ ہو۔

حقِ بندگی

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ وُلْدِهِ: يَا بُنَيَّ، إِيَّاكَ أَنْ يَرَاكَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي مَعْصِيَةٍ نَهَاكَ عَنْهَا، وَإِيَّاكَ أَنْ يَفْقِدَكَ اللهُ تَعَالَى عِنْدَ طَاعَةٍ أَمَرَكَ بِهَا، وَعَلَيْكَ بِالْجِدِّ، وَلَا تُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ عَنِ التَّقْصِيرِ مِنْ عِبَادَةِ اللهِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُعْبَدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ

وَإِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمُرُوَّتِكَ، وَإِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا يَمْنَعَانِكَ حَظَّكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

سعد بن ابی خلف کی روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے کسی فرزند (کو نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا:

"اے نورِ نظر — کبھی ایسا نہ ہو کہ خداوندِ عالم تمہیں کسی ایسے گناہ (کا مرتکب ہوتے ہوئے

www.kitabmart.in

دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے' اور کسی ایسی اطاعت سے غیر حاضر پائے جس کا اس نے حکم دیا ہے پوری سنجیدگی (سے اس بات پر غور کرو) اور ہمیشہ یہی سمجھو کہ اس کی عبادت میں کوتاہی ہوتی ہے کیونکہ خداوندِ عالم کی عبادت کا (پورا) حق کہاں ادا ہو سکتا ہے۔!

(بیجا) مذاق سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے ایمان کا نور رخصت ہو جاتا ہے اور انسان کی شخصیت میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔ اور دیکھو کہیں تمہارے اندر سستی یا چڑچڑا پن پیدا نہ ہو' کیونکہ یہ چیزیں تمہیں دنیا و آخرت کے منافع سے روک دیں گی۔

دُنیا کی حالت

رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَلدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ حَتّٰى يُخْرِجَهُ مِنْهَا، وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا، حَتّٰى تُوَفِّيَهُ رِزْقَهُ۔

ہشام بن سالم کی روایت ہے: امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

"دنیا طالب بھی ہے' مطلوب بھی۔ تو جو شخص طلبِ دنیا میں پڑ جائے' موت اس کی طلبگار بن جاتی ہے' یہاں تک کہ اُسے دنیا سے نکال دیتی ہے۔ اور جو آخرت کا طلب گار ہو دنیا اُسے ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس پہونچ جاتی ہے' یہاں تک کہ اُسے اس کا پورا رزق مل جائے۔

مشورہ کے اصول

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَاناً فَاِنَّهُ يُضَيِّقُ عَلَيْكَ الْمَخْرَجَ، وَلَا تُشَاوِرَنَّ بَخِيلاً فَاِنَّهُ يَقْصُرُ بِكَ عَنْ غَايَتِكَ، وَلَا تُشَاوِرَنَّ حَرِيصاً فَاِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ شَرَهَهُ. وَاعْلَمْ اَنَّ الْجُبْنَ وَالْبُخْلَ وَالْحِرْصَ غَرِيزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ۔

www.kitabmart.in

حضورِ اکرمؐ نے جنابِ امیرؑ سے فرمایا:

"اے علیؑ — بزدل سے مشورہ نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے لئے راستہ تنگ کر دے گا۔
بخیل سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ تمہیں مقصد تک پہونچنے سے روک دے گا،
اور کسی لالچی سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ بُرائی کو بھی آراستہ کر کے پیش کرے گا۔
یاد رکھو کہ: بزدلی، کنجوسی اور لالچ ایسی صفات ہیں، جن کو بدگمانی یکجا کرتی ہے۔

پرہیز گاری کا شرف

رَوَی الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُوْلُ:

مَنْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِيْ إِلٰى عِزِّ التَّقْوٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ بِلَا مَالٍ وَعَزَّهُ بِلَا عَشِيْرَةٍ، وَآنَسَهُ بِلَا أَنِيْسٍ، وَمَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَخَافَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَحِ مِنْ طَلَبِ الْمَعَاشِ خَفَّتْ مَئُوْنَتُهُ وَنَعِمَ أَهْلُهُ، وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَثْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عُيُوْبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔

جس شخص کو خداوندِ عالم نے گناہوں کی ذلّت سے نکال کر پرہیز گاری کی عزّت سے سرفراز کر دیا اُسے (درحقیقت) مال کے بغیر تونگر، خاندان کے بغیر معزّز، اور کسی مونس وغمخوار کے بغیر انیس وہمدرد عطا کر دیا۔

جو شخص خدا سے ڈرتا ہو، خداوندِ عالم ہر چیز کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے، اور جو

www.kitabmart.in

خدا سے نہ ڈرے، اسے خدا ہر ایک سے ڈرائے گا۔

جو شخص خداوندِ عالم کے عطا کردہ مختصر رزق پر راضی ہو، خدا اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہوگا۔ جو شخص کسبِ معاش سے نہ ہچکچائے اُس کا بوجھ آسان، اور اُس کے گھر والے خوشحال رہتے ہیں۔ اور جو دنیا میں زہد اختیار کرے، خداوندِ عالم اُس کے قلب میں حکمت کو راسخ کر دیتا ہے۔ اُسکی زبان پر اُسے جاری کر دیتا ہے، دنیا کے عیوب، اُس کے مرض اور علاج سے باخبر کر دیتا ہے، اور اُسے دُنیا سے نکالنے کے بعد سلامتی کے ساتھ دارالسلام میں جگہ عطا فرماتا ہے۔

صبر کی اہمیت

رَوَیٰ اَبُوحَمْزَہ الثِّمَالِیُّ، قَالَ لِیْ اَبُوجَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبِیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْوَفَاۃَ ضَمَّنِیْ اِلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ قَالَ: یَابُنَیَّ اِصْبِرْ عَلَی الْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا یُوَفَّ اِلَیْکَ اَجْرُکَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

(ابوحمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:

"جب میرے پدرِ بزرگوار کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:

"بیٹے۔ حق کے معاملے میں صبر کرتے رہنا، اگرچہ تلخ ہو (کیونکہ اس سے) تمہیں بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔

نفس کی عداوت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ: اِجْعَلْ قَلْبَکَ قَرِیْنًا تُزَاوِلُہٗ وَاجْعَلْ عَمَلَکَ وَالِدًا تَتَّبِعُہٗ وَاجْعَلْ نَفْسَکَ عَدُوًّا تُجَاھِدُہٗ وَاجْعَلْ مَالَکَ کَعَارِیَۃٍ تَرُدُّھَا۔

www.kitabmart.in

عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا:
"اپنے قلب (و دماغ) کو اپنا ساتھی قرار دو۔ اور اُس کی طرف آمد و رفت رکھو۔ اپنے عمل کو اپنا والد قرار دیکر اُس کا اتباع کرو، اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھ کر اسکے ساتھ جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریت سمجھ کر اسکے حقدار تک پہنچا دو۔

حضورؑ اکرم کی بعض نصیحتیں

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ شَيْئًا. فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: عَلَيْكَ بِالْيَأْسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، فَإِنَّهُ الْغِنَى الْحَاضِرُ.
قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللهِ.
فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ.
قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللهِ.
فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ، فَإِنْ يَكُ خَيْرًا أَوْ رُشْدًا اتَّبَعْتَهُ، وَإِنْ يَكُ شَرًّا أَوْ غَيًّا تَرَكْتَهُ۔

حضورِ اکرمؐ کے بعض نصائح

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
ایک شخص نے حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔
تو آنحضرتؐ نے فرمایا:
لوگوں کے اختیار میں جو کچھ ہے اُس کی تمنا دل سے نکال دو (تو سمجھو کہ) تونگری حاضر ہو گئی۔
اُس نے کہا "خدا کے رسول کچھ اور فرمائیے۔"
فرمایا: کبھی لالچ نہ کرنا۔ کیونکہ یہ وہ محتاجی ہے (جو گویا) سر پر سوار ہے۔
اُس نے کہا "خدا کے رسولؐ، مزید فرمائیے:"
ارشاد ہوا:۔ جب کسی کام کا ارادہ تو اُسکے انجام کو سوچو۔ اگر اُس میں راستی و بھلائی

www.kitabmart.in

ہو تو اس کو عمل میں لانا اور اگر (اس کا انجام) بُرا اور نامناسب ہو تو اسے ترک کر دینا۔

عفت و پاک دامنی

وَرَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

مَنْ خَلَا بِذَنْبٍ فَرَاقَبَ اللّٰهَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ فِيهِ، وَاسْتَحْيَى مِنَ الْحَفَظَةِ غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ جَمِيعَ ذُنُوبِهِ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ ذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جس شخص کو تنہائی میں گناہ کا موقع ملے لیکن وہ خدا کو یاد کر کے اور (دونوں کاندھوں پر مقرر) فرشتوں سے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے (اُس گناہ سے) اپنا دامن بچا لے تو خداوندِ عالم اُس کے باقی سارے گناہ بھی معاف کر دے گا، چاہے وہ جن و انس کے گناہوں کے برابر ہوں۔"

مومن کے حالات

وَرَوَى الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ الْبَزَّارُ قَالَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْخَمِيسِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقْتَ الزَّوَالِ وَكَانَ مُؤْمِنًا أَعَاذَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ، وَقَبِلَ شَفَاعَتَهُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجْمَعِ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ فِي النَّارِ أَبَدًا۔

www.kitabmart.in

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَحَدِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ يَجْمَعِ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّصَارٰى فِي النَّارِ اَبَدًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ـــ لَمْ يَجْمَعِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَعْدَائِنَا مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ فِي النَّارِ اَبَدًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَشَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعَنَا فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْسَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَسْعَدَهٗ بِمُجَاوَرَتِهٖ وَاَحَلَّهٗ دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّهٗ فِيْهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّهٗ فِيْهَا لُغُوْبٌ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ عَلٰى اَيِّ الْحَالَاتِ مَاتَ، وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ وَسَاعَةٍ قُبِضَ، فَهُوَ صِدِّيْقٌ شَهِيْدٌ۔ وَلَقَدْ سَمِعْتُ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَعَلَيْهِ مِثْلُ ذُنُوْبِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَكَانَ الْمَوْتُ كَفَّارَةً لِتِلْكَ الذُّنُوْبِ

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" بِاِخْلَاصٍ فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الشِّرْكِ۔ وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ) مِنْ شِيْعَتِكَ وَمُحِبِّيْكَ يَا عَلِيُّ۔

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ الشِّيْعَةُ؟

قَالَ: اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهُمْ لَشِيْعَتُكَ وَاِنَّهُمْ لَيَخْرُجُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ حُجَّةُ اللّٰهِ، فَيُنَوَّنُوْنَ بِحُلَلٍ خُضْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاَكَالِيْلَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتِيْجَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَنِجَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيُلْبَسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْمُلْكِ وَاِكْلِيْلُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَرْكَبُوْنَ النَّجَائِبَ فَتَطِيْرُ بِهِمْ اِلَى الْجَنَّةِ، (لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ)۔

جنابِ امیرؑ سے منقول ہے کہ: جس شخص کا انتقال پنجشنبہ کے دن زوالِ آفتاب سے جمعہ کے دن زوالِ آفتاب تک کسی وقت ہو ـــ، اسے خداوندِ عالم فشارِ قبر سے

www.kitabmart.in

محفوظ رکھتا ہے اور ربیعہ و مُضر کے قبیلوں کے مانند اس کی سفارش قبول کرتا ہے۔
اور مومنین میں جو شخص شنبہ کے دن دنیا سے رخصت ہو اُسے خدا یہودیوں کے ساتھ جہنم میں یکجا نہیں رکھے گا۔
اور جو مومن یکشنبہ کو دنیا سے رخصت ہو خداوندِ عالم اُسے جہنم میں عیسائیوں کے ساتھ یکجا نہیں کرے گا۔
اور جس مومن کا دوشنبہ کو انتقال ہو، پروردگارِ عالم اسے ہمارے دشمن بنی امیہ کے ساتھ کبھی یکجا نہیں کرے گا۔
اور جس مومن کی رحلت منگل کے دن ہو، خداوندِ عالم اُسے رفیقِ اعلیٰ میں ہمارے ساتھ محشور کرے گا
اور جس مومن کا انتقال بدھ کے دن ہو، اُسے خداوندِ عالم قیامت کے دن کی نحوست سے بچائے گا،
اُسے اپنے جوار کی سعادت عطا کرے گا۔ اور اپنے فضل کی جگہ اُتارے گا۔ جہاں نہ اسے تھکن کا سامنا
کرنا ہوگا، نہ کسی قسم کی پریشانی ہوگی۔

اس کے بعد فرمایا:

"مومن جس حالت میں بھی انتقال کرے اور جس دن یا جس ساعت دنیا سے رخصت ہو صدّیق و
شہید ہے، اور میں نے۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:
"اگر کوئی مومن اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ اُس کے ذمّہ اہلِ زمین جیسے گناہ ہوں تو اسکی موت
ہی اُن گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

پھر فرمایا کہ:

"جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ لاالٰہ الااللہ کہے (خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے) وہ شرک سے
پاک ہے، اور جو شخص اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اُس نے شرک نہ کیا ہو تو جنّت میں داخل ہوگا۔

اس کے بعد آپؐ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء (خدا اس بات کو معاف نہیں
کرے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ جو (گناہ) ہوں گے) اے علیؑ تمہارے شیعوں
اور محبّوں میں سے جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔

www.kitabmart.in

امیر المومنینؑ نے کہا: "اے خدا کے رسولؐ — یہ فضل و کرم ہے ہمارے شیعوں کیلئے؟
آنحضرتؐ نے فرمایا:

"میرے پروردگار کی قسم — (یہ فضل و کرم) تمہارے شیعوں کے لئے ہے، وہ لوگ قیامت میں اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حُجَّةُ اللّٰهِ

(اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ بن ابی طالبؑ حجت خدا ہیں)
پھر انھیں جنّت کے سبز لباس پہنائے جائیں گے جنّت کے تاج بہشت کی کلغیاں اور سواری کے جانور دیئے جائیں گے۔ تو ان میں سے ہر ایک وہ سبز لباس پہن لے گا، سر پہ شاہانہ تاج سجا دیا جائے گا، کلغیاں لگادی جائیں گی اور (وہاں کی مخصوص) سواریوں میں بیٹھ کر وہ لوگ جنّت کی طرف پرواز کر جائیں گے۔

(ارشادِ قدرت ہے):
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (قیامت کا بڑا خوف اُن لوگوں کو غمزدہ نہیں کرے گا، فرشتے اُن سے ملاقات کریں گے (اور خوشخبری سنائیں گے کہ): یہی وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)

خوش اخلاقی

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ؟ قَالَ: تُلَيِّنُ جَانِبَكَ وَتُطَيِّبُ كَلَامَكَ، وَتَلْقٰى اَخَاكَ بِبَشْرٍ حَسَنٍ۔

وَسُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا حَدُّ السَّخَاءِ؟ قَالَ: تُخْرِجُ مِنْ مَالِكَ الْحَقَّ الَّذِيْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ فَتَضَعُهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ۔

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ حُسنِ اخلاق کا معیار کیا ہے۔؟ تو فرمایا—